بفیضانِ نظر: مفتی تقدس علی خاں رحمۃ اللہ علیہ * پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ * علامہ شمس الحسن شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بانیِ ادارہ: مولانا سید محمد ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ | محسنِ ادارہ: الحاج شفیع محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

ISBN 978-969-9266-04-1

مفکرِ اسلام امام احمد رضا حنفی کے اصلاحی و تحقیقی افکار کا ترجمان

ماہنامہ معارفِ رضا کراچی

جلد: 32 شمارہ: 02

فروری ۲۰۱۲ء / ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ

حُسنِ ترتیب (شمارہ جنوری ۲۰۱۲ء)

ہدیہ فی شمارہ: 40 روپے
سالانہ: عام ڈاک سے: -/400 روپے
رجسٹرڈ ڈاک سے: -/800 روپے
بیرونِ ممالک: 40 امریکی ڈالر سالانہ

نوٹ: رقم دستی یا منی آرڈر / بینک ڈرافٹ بنام "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔
ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 45-5214 - حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ، کراچی۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل
25- جاپان مینشن، ریگل، صدر، جی پی او صدر، کراچی-74400، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔
فون: 32725150-21-92+ فیکس: 32732369-21-92+
ای میل: imamahmadraza@gmail.com
ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

نوٹ: ادارتی بورڈ کا مراسلہ نگار / مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

اپنی بات

خلیفۂ وقت اور عدالت

دلاور خاں

عدل وانصاف کا قیام صرف باہمی تنازعات طے کرنے کے لیے نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے اور معاملے میں اس کا پوری طرح اثر پزیر ہونا ضروری ہے۔ قیامِ عدل دین کے فرائض میں سے ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی فریضہ ہے۔ خاندانی، معاشرتی، سیاسی معاشی، سفارتی امور، قوموں اور ممالک کے ساتھ تعلقات حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ بھی روابط عدل وانصاف پر قائم رکھنا نہایت ضروری ہے۔ معاشرہ کئی اداروں پر مشتمل ہوتا ہے؛ وہ اپنے اپنے دائرۂ کار اور حدود میں رہتے ہوتے متوازن طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں؛ لیکن جب اداروں کے درمیان تنازعات سر اٹھاتے ہیں اس کیفیت کے حل کے لیے عدل کی بجائے طاقت کے ذریعے اپنی بالادستی قائم کرنے کی کوشش کرے تو کئی صدمات، مشکلات اور مسائل کا شکار ہوجاتا ہے، ترقی اور امن کی راہیں مسدود ہوجاتی ہیں۔ معاشرے کے اداروں کو متوازن رکھنے اور تنازعات کو حل کرنے کے لیے ان پر نظامِ عدم کی پہرے داری ضروری ہے۔ بدنظمی، انتشار، قتل وغارت، بدعنوانی، اقربا پروری دہشت گردی، حقوق کی پامالی، اختیارات کا ناجائز استعمال اس حقیقت کی غمازی کرتے ہیں کہ وہاں کا نظامِ عدالت کمزور، بے بس، غیر موثر اور دباؤ کا شکار ہے۔

اسلام امن وخوشحالی کا دین ہے اور معاشرے کی متوازن تشکیل کا داعی ہے۔ اسی لیے اس نے عدل انصاف کو قائم رکھنے کی پرزور تاکید کی ہے۔ قرآنِ مجید نے عدل کو تقویٰ کے قریب قرار دیا ہے۔ تقویٰ سے مراد نفس کی وہ کیفیت ہے جو خوفِ خدا، حبِّ رسول ﷺ احساس ذمے داری اور جواب دہی کے احساسات سے عبارت ہو۔ سرورِ کائنات ﷺ نے بھی عدل وانصاف کو جس معراجِ کمال تک پہنچایا اور اس کے عالمگیر اصول وضع فرمائے اس کے نتیجے میں ایک ایسا پر امن انقلاب برپا ہوا جس کی رحمتوں اور برکتوں سے دنیا معمور ہوگئی۔ اسلام نے عدلیہ کو اتنا استحکام عطا کیا کہ سے اپنے فرائض کی ادائی کے لیے کسی بھی قسم کے اثرورسوخ سے آزاد کردیا۔ انتظامیہ یا سربراہِ مملکت کو بھی یہ اختیار نہیں کہ وہ عدالت کو کسی خاص اور اپنے من پسند فیصلے کرنے پر مجبور کرے یا کسی مخالف کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے کے لیے دباؤ ڈالے جس سے آزادانہ فیصلے کرنے میں رکاوٹ پیدا ہو۔ عینیہ بن حصن کے معاملے میں عدالتِ فاروقی رضی اللہ عنہ نے خلیفۂ وقت حضرت سیدنا ابوبکر کے حکم کو کالعدم قرار دیا۔ یہ غالباً عدلیہ کی تاریخ کا پہلا فیصلہ تھا جسے حکومتِ وقت نے پورے شرح صدر کے ساتھ قبول کیا۔ امیر المومنین حضرت فاروقِ اعظم جن کے عدل وانصاف کی دھوم چار دانگ عالم میں مچی ہو؛ لیکن جب عدالت حضرت عمر کو طلب کرتی ہے، آپ اسلامی عدالت کے استحکام اور احترامِ عدالت میں ایک عام شہری کی حیثیت سے بہ نفسِ نفیس حاضر ہوتے ہیں۔ دنیا کو یہ سبق سکھاتے ہیں کہ اگر حکمرانوں نے عدالتوں کا احترام نہ کیا تو معاشرے کو کیسے پابند کیا جاسکے گا کہ وہ عدالت کے فیصلوں کا احترام کریں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ معاشرے کی شیرازہ بندی عدالت کے بے لاگ فیصلوں کی تعمیل میں مضمر ہے۔

حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے جب مجھے یمن کا قاضی بنا کر روانہ کرنا چاہا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں تو ابھی کم عمر ہوں اور قضا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے دِل کی صحیح رہنمائی فرمائیں گے اور آپ کی زبان کو حق پر ثابت رکھیں گے اور یاد رکھو جب تمہارے سامنے تنازع کے فریقین بیٹھ جائیں تو دونوں فریقین کی بات سنے بغیر کبھی بھی فیصلہ مت کرنا۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جب تک میں قاضی رہا مجھے کبھی صحیح فیصلہ کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوئی۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہترین قوتِ فیصلہ کے حامل ہیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے حضرت علی بہتر اور مناسب فیصلہ کرنے والے ہیں۔ یہی خلیفۂ وقت حضرت علی جب ایک یہودی کے قبضے میں موجود اپنی زرہ بکتر کے حصول کے لیے اپنی خلافت کی آزاد عدلیہ میں پیش ہوتے ہیں، قاضی شریح نے عدالت کی کارروائی کا آغاز کیا۔ حضرت علی نے اپنے بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بطورِ گواہ پیش کیا۔ قاضی نے کہا کہ اسلامی قانون کے تحت بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں۔ حضرت علی نے اپنے غلام قنبر کو بطورِ گواہ پیش کیا۔ قاضی نے کہا کہ اسلامی شریعت میں غلام کی گواہی آقا کے بارے میں قبول نہیں اور فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا؛ لیکن آفرین! حضرت علی نے عدالتی فیصلے پر سر تسلیم خم کیا۔ پاکستان کے دو وزرائے اعظم بھی عدالت میں حاضر ہوئے، لیکن دونوں نے عدالت کی توہین کی جو نہ صرف پاکستان بلکہ اسلام کی تاریخ کا بھی سیاہ باب ہے۔ جبکہ خلفائے راشدین عدالتوں میں ان کے استحکام، اعتماد اور احترام میں حاضر ہوئے اور آنے والے حکمرانوں کے لیے مثال قائم کردی کہ اسلامی مملکت میں عدالتوں کے فیصلوں کا احترام اس طرح کیا جاتا ہے۔

ادارے کے تحت منعقدہ امام احمد رضا کانفرنس اخبار وجرائد کی نظر میں

ترتیب: محمد افضل حسین نقشبندی مسعودی

FOUNDED BY QUAID-I-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH

DAWN

Vol. XLVI No. 225 Karachi, Safar 21, 1413 Friday, August 21, 1992 42 PAGES Rs. 5.50

KARACHI: A view of the conference held to observe the 73rd death anniversary of Imam Raza Barelvi held at a local hotel here on Thursday. Federal Minister for Religious Affairs Maulana Abdul Sattar Khan Niazi and Federal Defence Minister Ghaus Ali Shah are seen sitting at the dais.—Dawn photo.

Ghous pays tributes to Imam Raza Brelvi

By Our Staff Reporter

KARACHI, Aug 20: Justice (Retd) Syed Ghaus Ali Shah, Federal Minister for Defence, said here on Thursday that Imam Ahmad Raza Khan had propounded the two-nation theory, as a result of which Pakistan came into existence.

Speaking as the chief guest at the annual Imam Ahmad Raza conference on Thursday at a local hotel, he said that Imam Ahmad Raza preached a greater harmony among the Muslim of the South East Asia. He said his two-nation theory gave a lot of encouragement to the Quaid-i-Azam who fought for and won a separate homeland for the Muslims of the sub-continent.

Federal Minister for Religious Affairs Maulana Abdul Sattar Khan Niazi, who presided over the function held at a local hotel, in his speech paid rich tributes to the services of Imam Ahmad Raza. He said that the late Muslim scholar had devoted his life for the unity of the Muslim Ummah and for the setting up of Nizam-i-Mustafa.

He said it was high time that an atmosphere should be created in Pakistan which could help the introduction of the Nizam-i-Mustafa in the country.

The others who spoke on the life and work of Imam Ahmad Raza included Allama Nasrullah Khan Afghani, Allama Maulana Mohammad Abdul Hakim Sharf Qadri, Prof Dr Fazal Ahmad Shamsi, Allama Syed Shah Turabul Haq Qadri, Prof Dr Syed Azhar Ali, and Prof Dr Syed Mohammad Mehdi.

At the conclusion of the conference Allama Mufti Abdul Qayyum Hazarvi was awarded a gold medal by the Raza Foundation for his research work and Ms R.B. Mazhari was awarded silver medal for doing her M.Phil from Hyderabad University.

Vol. LX No. 79 Karachi, Safar 22, 1427 Thursday, March 23, 2006

Imam Ahmed Raza moot on 25th

By Our Staff Reporter

KARACHI, Mar 22: On the life of Imam Ahmad Raza and his services in the field of learning, 18 doctorates and 17 M Phil degrees have so far been awarded to scholars by different universities of India, Pakistan, Egypt and the US and now his scientific works are being translated into English so that modern-day world scholars could assess his contribution in the development of medical science, mathematics, and physics.

This was stated by President of Idara Tahqqeqat–i-Imam Ahmad Raza Sahibzada Syed Wajahat Rasool Quaderi while addressing a press conference at the Idara office on Wednesday. The Idara has over 1,000 books on the works of Imam Ahmad Raza, they said, adding an international moot is beginning from March 25 in a local hotel which will be attended by scholars from Pakistan and abroad, including India, Egypt, Kuwait, Syria and Saudi Arabia.

He said delegates have already started arriving to read out papers. They include Al-Syed Yusuf Hashim Al-Rifai from Kuwait, Dr Omar Bin Abdullah Kamil Al-Madani from Jeddah, Al-Shaikh Hassamuddin Al-Quaderi from Syria, Dr Juda Mohammad Al-Mehdi from Jamia Al-Azhar, Egypt and etc.

Vol. LXVI No. 14 Karachi, Safar 19, 1433 Saturday, January 14, 2012 24 PAGES

Imam Ahmad Raza conference today

KARACHI, Jan 13: The annual Imam Ahmad Raza conference will be held at the Sheikh Zayed Islamic Centre auditorium of Karachi University on Saturday.

This was announced by Idara-i-Tahqeeqat-i-Imam Ahmad Raza International president Sahibzada Syed Wajahat Rasool Qadri in a press conference at the Karachi Press Club.—**Staff Reporter**

Vol. LXVI No. 18 Karachi, Safar 23, 1433 Wednesday, January 18, 2012

'Two-nation theory was conceived by Imam Ahmed Raza'

KARACHI, Jan 17: Imam Ahmed Raza Barelvi was the first person in the subcontinent to present the two-nation theory declaring that Hindu and Muslims were two separate nations.

This was stated by retired Lahore High Court judge Justice Nazeer Ahmad Ghazi while speaking at the 32nd annual Imam Ahmed Raza conference organised by the Idara Tahqeeqat-i-Imam Ahmed Raza (ITIAR) at the Shaikh Zayed Islamic Centre auditorium, University of Karachi, on Tuesday.

ITIAR secretary-general Dr Majeedullah Qadri presented his institution's annual report at the conference.

Dr Mohammad Zubair, Dr Mohammad Shakeel, Altaf Mujahid, Shizra Sikendari, Saba Noor and others also spoke. Several prominent figures including Federal Religious Affairs Minister Syed Khursheed Shah and Punjab University Vice-chancellor Dr Mujahid Kamran, sent their messages to mark the occasion.—**Staff Reporter**

جلد 76 | جمعہ 18/ صفر المظفر 1433ھ 13/ جنوری 2012ء | نمبر 13

امام احمد رضا کانفرنس کل ہوگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ 14 جنوری کو دن 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زید آڈیٹوریم

باقی صفحہ 10 نمبر 8

بقیہ: کانفرنس/ امام احمد رضا 8

میں ہوگی جس میں ڈاکٹر ناصر الدین خان پرو وائس چانسلر جامعہ کراچی، علامہ شاہ تراب الحق قادری، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، صاحبزادہ وجاہت رسول قادری، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ڈاکٹر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد شکیل، نوخیز انور صدیقی، پروفیسر دلاور خان، شنذرہ سکندری ریسرچ اسکالر شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، صبا نور ریسرچ اسکالر فیصل آباد یونیورسٹی، ڈاکٹر حسن امام، شیخ نثار احمد، اختر عبداللہ، حاجی عبداللطیف، قاری محمد عبید الرحمن، قاضی نور الاسلام شمس، محمد افضل حسین نقشبندی، محمد احمد صدیقی، سید ریاست رسول قادری، سید صولت رسول قادری، سید سطوت رسول قادری شرکت کریں گے۔

جلد 76 ہفتہ 19/صفر المظفر 1433ھ 14/جنوری 2012ء نمبر 14

امام احمد رضا کانفرنس آج شیخ زید آڈیٹوریم کراچی یونیورسٹی میں ہوگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری اور جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل امام احمد رضا

باقی صفحہ 10 نمبر 9

بقیہ امام احمد رضا کانفرنس 9

خان کے افکار کی ترویج و اشاعت کیلئے 1980ء سے شب و روز کوشاں ہے۔ امام احمد رضا کو خراج عقیدت اور عالم اسلام کو درپیش مسائل اور اتحاد عالم اسلامی کا موثر لائحہ عمل پیش کرنے کیلئے 32ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ 14/جنوری دن 11/بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زید آڈیٹوریم میں ہوگی۔ کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان پرووائس چانسلر جامعہ کراچی جسٹس (ر) نذیر احمد غازی (لاہور ہائی کورٹ) علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی ابن حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ڈاکٹر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد شکیل، نوخیز انور صدیقی، الطاف مجاہد، شنذرہ سکندری ریسرچ اسکالر شاہ عبداللطیف بھٹائی یونیورسٹی، صبا نور ریسرچ اسکالر یونیورسٹی، صبا نور ریسرچ اسکالر یونیورسٹی آف فیصل آباد، حاجی حنیف طیب، مفتی غلام نبی فخری، علامہ غلام محمد سیالوی، علامہ کوکب نورانی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات شرکت کریں گی۔ پریس کانفرنس کے دوران نوخیز انور صدیقی، قاضی نورالاسلام شمس، پروفیسر دلاور خان نوری، محمد عبید الرحمن، سید ریاست رسول قادری، پروفیسر ڈاکٹر حسن امام، حاجی عبداللطیف قادری، افضل حسین نقشبندی، محمد احمد صدیقی و دیگر بھی موجود تھے۔

جلد 76 اتوار 20/صفر المظفر 1433ھ 15/جنوری 2012ء نمبر 15

امام احمد رضا کانفرنس سے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی خطاب کررہے ہیں (جنگ فوٹو)

امام احمد رضاؒ نے سب سے پہلے دوقومی نظریہ پیش کیا، کانفرنس

آپ 45 علوم کے ماہر تھے، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، وجاہت رسول قادری، مجید اللہ قادری و دیگر کا خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف اسکالر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور غیر منقسم ہندوستان میں مسلم ہندو بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کیا کرتے ہوئے سب سے پہلے دوقومی نظریہ پیش کیا جو بعدازاں قیام پاکستان کی بنیاد بنا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیراہتمام آڈیٹوریم شیخ زاید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت ادارے کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے کی، خطبۂ استقبالیہ اور ادارے کی سالانہ کارگردگی کی رپورٹ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے پیش کی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ، یونیورسٹی آف پنجاب کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران، بورڈ آف انٹر میڈیٹ ایجوکیشن کراچی کے چیئرمین پروفیسر انوار احمد زئی، یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور کے وائس چانسلر پروفیسر ملک حسن مبشر، نارتھن یونیورسٹی نوشہرہ کے رجسٹرار کرنل (ر) محمد اشرف، ڈائریکٹر پبلک ریلیشن چیف سیکرٹری سندھ نوخیز انور صدیقی، معروف اسکالر ڈاکٹر سلیم اللہ جندران کے پیغامات کو پڑھ کر سنایا گیا۔ کانفرنس میں ڈاکٹر محمد زبیر (شعبہ تاریخ اسلام، جامعہ کراچی)، ڈاکٹر محمد شکیل (شعبۂ تاریخ اسلام، جامعہ کراچی)، صبا نور (ریسرچ اسکالر یونیورسٹی فیصل آباد) نے اپنے مقالات پیش کیے۔ جبکہ مفتی جمیل احمد

باقی صفحہ 42 نمبر 8

بقیہ کانفرنس 8

نعیمی، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، پروفیسر دلاور خان، پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام، محمد عبید الرحمن، حاجی حنیف طیب، حاجی عبداللطیف قادری، نوخیز انور صدیقی، قاضی نورالاسلام شمس، حاجی رفیق پردیسی، سید ریاست رسول قادری، افضل حسین نقشبندی، محمد احمد صدیقی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات نے شرکت کی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی شخصیت عشق رسول ﷺ اور احترام و ادب نبوت کی علامت تصور ہوتی ہے۔ ترجمہ قرآن "کنزالایمان" عظمت الوہیت، شان رسالت کا مظہر ہے۔ یونیورسٹی آف پنجاب کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران نے اپنے پیغام میں کہا کہ آپ کا فتاویٰ رضویہ وسعت و جامعیت کے اعتبار سے زندگی کے تمام مسائل پر حاوی اور جامع قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔

جلد 76 | ہفتہ 26 صفر المظفر 1433ھ 21 جنوری 2012ء | نمبر 21

سید وجاہت رسول قادری، افضل حسین نقشبندی سے اظہار تعزیت

کراچی (پ ر) ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کے بھائی صاحبزادہ سید شجاعت رسول قادری، پریس سیکرٹری محمد افضل حسین نقشبندی مسعودی کی دادی علامہ عبدالمالک قادری کی والدہ کے سانحہ ارتحال پر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، صاحبزادہ مولانا محمد مسرور احمد نقشبندی،

باقی صفحہ 10 نمبر 8

بقیہ | افضل حسین/اظہار تعزیت | 8

نوخیز انور صدیقی، صاحبزادہ حاجی فضل کریم، حاجی حنیف طیب، محمد حسین لاکھانی، قاضی نور الاسلام شمس، ڈاکٹر مجید اللہ قادری، طارق محبوب صدیقی، سید ریاست رسول قادری، محمد احمد صدیقی اشرفی، ڈاکٹر حسن امام، عبید الرحمٰن نوری، پروفیسر دلاور خان، حاجی عبداللطیف قادری، حاجی محمد رفیق برکاتی نے گہرے دکھ اور رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ دریں اثناء مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی اجتماعی دعا کا اتوار 22 جنوری کی دوپہر 12 بجے تا نماز ظہر جامع مسجد المرکز الاسلامی بلاک بی نارتھ ناظم آباد متصل اصغر اسپتال نیچل رینجرز مہران میس کراچی، سینٹرل میں جبکہ خواتین کے لیے رہائش گاہ پر اہتمام ہے۔

شمارہ	رجسٹرڈ ایس ایس نمبر	صفحات		جلد
91	24	12	منگل 15 صفر المظفر 1433ھ 10 جنوری 2012ء 26 پوہ 2068 ب فون نمبر 6-32293121 فیکس نمبر 32241979 قیمت 10 روپے	33

سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ہفتے کو ہوگی

کراچی (نیوز رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی“ کے 93ویں یوم وصال کے موقع پر 32ویں امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ 14 جنوری دن 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زاید آڈیٹوریم میں ہوگی۔ کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان، پرووائس چانسلر جامعہ کراچی، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ڈاکٹر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد شکیل، نوخیز انور صدیقی، صحافی الطاف مجاہد، پروفیسر دلاور خان، شذرہ سکندری، ریسرچ اسکالر شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، صبا نور ریسرچ اسکالر فیصل آباد و دیگر خطاب کرینگے علاوہ ازیں جمعرات 12 جنوری 3 بجے پریس کلب میں کانفرنس کی افادیت سے پریس کانفرنس کی جائے گی۔

جلد 33 | جمعۃ المبارک 18 صفر المظفر 1433ھ 13 جنوری 2012ء 29 پوہ 2068 ب
فون نمبر 6-32293121 فیکس نمبر 32241979 قیمت 10 روپے
صفحات 12 | رجسٹرڈ ایس ایس نمبر 24 | شمارہ 94

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے صاحبزادہ وجاہت رسول' ڈاکٹر مجید اللہ قادری پریس کانفرنس سے خطاب کررہے ہیں

32ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ہفتے کو ہوگی' صاحبزادہ وجاہت رسول

اعلیٰ حضرت نے امت مسلمہ کی رہنمائی' فلاح و بہبود کیلئے گراں قدر خدمات انجام دیں

کانفرنس میں انکی محدث بریلوی کے علمی' ادبی اور تحقیقی کارناموں کو اجاگر کیا جائے گا

کراچی (نیوز رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری ' جنرل سکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل مقامی اور عالمی سطح پر امام احمد رضا پر تحقیق کرنے والے دنیا بھر کے محققین کو ایک پلیٹ فارم مہیا کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا نے امت مسلمہ کی رہنمائی اور فلاح و بہبود کیلئے گراں قدر خدمات انجام دیں انکے اعتراف میں انہیں خراج عقیدت اور عالم اسلام کو درپیش مسائل اور اتحاد عالم اسلامی کا موثر لائحہ عمل پیش کرنے کیلئے 32ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ 14 جنوری دن 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زاید آڈیٹوریم میں ہوگی۔ کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان پرو وائس چانسلر جامعہ کراچی' جسٹس (ر) نذیر احمد غازی (لاہور ہائی کورٹ) ' علامہ سید شاہ تراب الحق قادری' صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی ابن حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ' ڈاکٹر محمد زبیر ' ڈاکٹر محمد شکیل' انور صدیقی' الطاف مجاہد' شندرہ سکندری ریسرچ اسکالر شاہ عبداللطیف بھٹائی یونیورسٹی' صبا نور ریسرچ اسکالر یونیورسٹی آف فیصل آباد' حاجی حنیف طیب 'مفتی غلام نبی فخری' علامہ غلام محمد سیالوی' علامہ کوکب نورانی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات شرکت کریں گی۔ انہوں نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے اغراض و مقاصد اور کارگردگی کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ کی نگرانی میں 2011ء تک امام احمد رضا کی شخصیت پر 29 پی ایچ ڈی کی اسناد تفویض ہوچکی ہیں۔

جلد 33
اتوار 20 صفر المظفر 1433ھ 15 جنوری 2012ء 2 ماگھ 2068 ب
فون نمبر 6-32293121 فیکس نمبر 32241979 قیمت 15 روپے
صفحات 36
رجسٹرڈ ایس ایس نمبر 24
شمارہ 96

کراچی: صاحبزادہ وجاہت رسول امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں' جسٹس (ر) نذیر احمد غازی' پروفیسر عبدالرحمٰن بخاری' و دیگر مقررین اسٹیج پر بیٹھے ہیں

امام احمد رضا نے استعماری قوتوں کا بھرپور مقابلہ کیا' نذیر احمد غازی

برصغیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی تہذیب و تمدن سے بچایا اور دو قومی نظریہ پیش کیا

کراچی یونیورسٹی میں 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے ڈاکٹر مجاہد و دیگر کا خطاب

کراچی (خصوصی رپورٹر) معروف اسکالر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے کہا کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور غیر منقسم ہندوستان میں مسلم ہندو بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کیا اور برصغیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کے تہذیب و تمدن سے بچایا اور سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا واضح کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ (باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 69)

بقیہ 69 نذیر غازی

قومیں ہیں۔ پاکستان اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خانؒ کے پیش کردہ دو قومی نظریہ کے تحت وجود میں آیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام آڈیٹوریم شیخ زاہد اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے کی۔ کانفرنس میں خطبہ استقبالیہ اور ادارے کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے پیش کی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ' ڈاکٹر مجاہد کامران' پروفیسر انوار احمد زئی' پروفیسر ملک حسن مبشر' کرنل (ر) محمد اشرف' نوخیز انور صدیقی' ڈاکٹر سلیم اللہ جندران کے پیغامات کو پڑھ کر سنایا گیا۔ کانفرنس میں ڈاکٹر محمد زبیر' ڈاکٹر محمد شکیل صبا انور نے مقالات پیش کئے۔ کانفرنس میں مفتی جمیل احمد نعیمی' صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی' پروفیسر دلاور خان' پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام' محمد عبید الرحمٰن' حاجی حنیف طیب' حاجی عبداللطیف قادری' نوخیز انور صدیقی' قاضی نور الاسلام شمس' حاجی رفیق پردیسی' سید ریاست رسول قادری' افضل حسین نقشبندی' محمد احمد صدیقی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات نے شرکت کی۔

جلد 33 | ہفتہ 26 صفر المظفر 1433ھ 21 جنوری 2012ء 8 ماگھ 2068ب | فون نمبر 6-32293121 فیکس نمبر 32241979 قیمت 10 روپے | صفحات 12 | رجسٹرڈ ایس ایس نمبر 24 | شمارہ 102

سید وجاہت رسول قادری کے بڑے بھائی شجاعت رسول قادری کویت میں انتقال کر گئے

کراچی (خصوصی رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کے بڑے بھائی صاحبزادہ سید شجاعت رسول قادری 82 سال کی عمر میں کویت میں انتقال کر گئے ان کے اور پریس سیکرٹری محمد افضل حسین نقشبندی مسعودی کی دادی علامہ عبد المالک قادری کی والدہ کے انتقال پر شاہ تراب الحق قادری' صاحبزادہ مولانا محمد مسرور احمد نقشبندی' نوخیز صدیقی' صاحبزادہ حاجی فضل کریم' حاجی حنیف طیب' محمد حسین لاکھانی' قاضی نور السلام شمس' طارق محبوب صدیقی و دیگر نے تعزیت کی ہے۔ دریں اثناء مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اجتماعی دعا کا اتوار 22 جنوری کی دوپہر 12 بجے تا نماز ظہر جامع مسجد المرکز اسلامی بلاک بی نارتھ ناظم آباد متصل اصغر اسپتال نیچل رینجرز مہران میس کراچی' سینٹرل میں اہتمام ہو گا جبکہ خواتین کے لئے رہائش گاہ پر اہتمام ہے۔

رکن سندھ اسمبلی انور عالم، ایڈمنسٹریٹر ضلع وسطی نذیر لوکھانی بلاک 13 ڈی اور 4 میں سڑکوں کی مشینی استرکاری کا معائنہ کر رہے ہیں

امام احمد رضا کے مشن کو فروغ دے کر درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے' شاہ تراب الحق

جماعت اہل سنت کے تحت یوم اعلیٰ حضرت پر اجتماعات سے شاہ عبد الحق' ابرار رحمانی و دیگر کا خطاب

کراچی (نیوز رپورٹر) جماعت اہلسنت کے تحت یوم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلویؒ عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ شہر بھر میں کانفرنسز، محافل اور نعت خوانی کے اجتماعات ہوئے جس میں علمائے کرام نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کی دینی و ملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا، اس موقع پر ملک کی سلامتی و استحکام کیلئے خصوصی دعائیں بھی کی گئیں۔ میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں عرس اعلیٰ حضرت کی محفل سے خطاب کرتے ہوئے علامہ شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ امام احمد رضا کے مشن کے فروغ دے کر اسلام کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا نے ملت کو احیائے دین کا احساس دلایا اور عشق رسول کی عظیم قوت کی بنیاد پر امت مسلمہ کی تربیت و اصلاح کی، انہوں کہا کہ امام احمد رضا خان قادری علوم شرعیہ، تفسیر، حدیث، سائنس، طب، ریاضی، ادب و حکمت سمیت 59 علوم کے ماہر تھے، انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کی علمی و روحانی حیثیت کو عرب و عجم کے تقریباً تمام جید علماء نے تسلیم کیا اور چودہویں صدی ہجری کا مجدد قرار دیا اور علماء عرب و عجم نے امام اہلسنت کے فتاویٰ حسام الحرمین پر دستخط کر کے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی علمی وجاہت کو تسلیم کیا۔ نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ میں مولانا خلیل الرحمان چشتی نے خطاب میں کہا کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا آج بھی اسلام کی نشاۃ ثانیہ مجدد دین و ملت امام احمد رضاؒ کے نظریہ کو بنیاد بنا کر ہی ممکن ہے۔ قرنی مسجد گلشن اقبال میں مولانا ابرار احمد رحمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا کی فکری تعلیمات کو مشعل راہ بنا کر ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کو بحال کیا جا سکتا ہے۔

جلد 33 | پیر 28 صفر المظفر 1433ھ 23 جنوری 2012ء 10 ماگھ 2068ب | فون نمبر 6-32293121 فیکس نمبر 32241979 قیمت 10 روپے | صفحات 12 | رجسٹرڈ ایس ایس نمبر 24 | شمارہ 104

مفتی منیب الرحمٰن' ڈاکٹر رضوان نقشبندی' پروفیسر مجید اللہ قادری' مولانا جہانگیر خان صدیقی' پروفیسر عبد اللہ نورانی' مفتی وسیم اختر و دیگر مجددین کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں

امام احمد رضا نے دنیا بھر کے مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا

مجددین نے امت کو فتنوں سے بچایا' عشق رسول ﷺ کی شمع کو فروزاں رکھا

مجددین کانفرنس سے مفتی منیب الرحمٰن، ڈاکٹر مجید اللہ قادری، علامہ رضوان نقشبندی اور دیگر کا خطاب

کراچی (نیوز رپورٹر) مجددین نے رسول اللہ ﷺ کی امت کو فتنوں سے بچایا اور عشق رسول ﷺ کی شمع کو فروزاں رکھا۔ ایک نبیؑ کے بعد دوسرا نبی اللہ کے بندوں کی اصلاح کرتا رہا مگر خاتم النبیین ﷺ کے بعد مجددین کا سلسلہ شروع ہوا۔ امام احمد رضا فاضل بریلویؒ نے بریلی میں بیٹھ کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ دین میں خرافات پیدا کرنے والے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مجرم ہیں۔ یہ باتیں فدائیان ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام مقامی ہال میں منعقدہ مجددین کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے مرکزی صدر و چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن، جامعہ کراچی شعبہ پٹرولیم ٹیکنالوجی کے چیئرمین ڈاکٹر مجید اللہ قادری، جامعہ انوار القرآن کے مہتمم ڈاکٹر علامہ محمد رضوان نقشبندی، علامہ قاضی احمد نورانی، علامہ محمد جہانگیر صدیقی، شیخ عمران الحق، علامہ محمد اقبال سعیدی، مولانا قاضی عبد القادر صدیقی و دیگر نے کہیں۔ مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ مجددین نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں گزاری، حضرت مجدد الف ثانی نے اکبر اور جہانگیر کے دور میں پیدا ہونیوالے فتنوں کا پامردی سے مقابلہ کیا، احیائے سنت کا عظیم کارنامہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ مجدد الف ثانی نے نہ صرف مقام مصطفےٰ کا تحفظ کیا بلکہ مقام صحابیت بھی مسلمانوں پر واضح کیا۔ آج علمائے حق کی ذمہ داری ہے کہ وہ اعتقادی فتنوں کا پامردی سے مقابلہ کریں۔ تصوف کے نام پر بے عملی پھیلانے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ امام احمد رضا نے بھی شرعی معاملات میں بے علم لوگوں کی مداخلت کو ہر گز برداشت نہ کیا۔ اور حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے بھی اپنے کردار سے بتایا کہ ایک پیر طریقت کی اولین ذمہ داری عقائد کی اصلاح ہے۔ ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلاف نے اپنے کردار سے دین کی تبلیغ کی۔ امام احمد رضا کا فتاویٰ رضویہ ان کی فقاہت اور علمی استعداد کا بین شاہکار ہے۔

جلد نمبر 18 منگل، 15 صفر المظفر 1433ھ، 10 جنوری، 2012ء قیمت 5 روپے، شمارہ نمبر 71

32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس 14 جنوری کو ہوگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت عالم اسلام کی عظیم روحانی شخصیت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کے 93ویں یوم وصال کے موقع پر 23ویں امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ 14 جنوری دن کے 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زاید آڈیٹوریم میں منعقد ہوگی، کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان، پرووائس چانسلر جامعہ کراچی علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ڈاکٹر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد شکیل، نوخیز انور صدیقی، الطاف مجاہد، پروفیسر دلاور خان، شذرہ سکندری، ریسرچ اسکالر شاہ عبداللطیف یونیورسٹی صبا نور ریسرچ اسکالر فیصل آباد یونیورسٹی، پروفیسر ڈاکٹر حسن امام، شیخ نثار احمد، اختر عبداللہ، حاجی عبداللطیف قادری، محمد عبیدالرحمٰن، قاضی نورالاسلام شمس، محمد افضل حسین نقشبندی، محمد احمد صدیقی، سید ریاست رسول قادری، سید صولت رسول قادری، سید سطوت رسول قادری شرکت کریں گے، کانفرنس میں ملک کے ممتاز اسکالرز اعلیٰ حضرت احمد رضا کے علمی سائنسی اور تحقیقی افکار سے آگاہی کے لئے مقالات پیش کریں گے علاوہ ازیں جمعرات 12 جنوری سہ پہر 3 بجے پریس کلب میں کانفرنس کی افادیت سے متعلق ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے صدر اور جنرل سیکریٹری پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔

جلد نمبر 18 پیر، 21 صفر المظفر، 1433ھ، 16 جنوری، 2012ء قیمت 5 روپے، شمارہ نمبر 77

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے صاحبزادہ وجاہت رسول قادری خطاب کر رہے ہیں، اسٹیج پر جسٹس نذیر احمد غازی، پروفیسر عبدالرحمٰن بخاری، پروفیسر مجید اللہ قادری، مفتی جمیل احمد نعیمی، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، حاجی حنیف طیب، حاجی رفیق پردیسی، نوخیز انور صدیقی بیٹھے ہیں

امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کا مقابلہ کیا

آپؒ نے ہندو مسلم بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کر کے دو قومی نظریہ پیش کیا: نذیر احمد غازی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف اسکالر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور غیر منقسم ہندوستان میں مسلم ہندو بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کیا کرتے ہوئے سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا جو بعد ازاں قیام پاکستان کی بنیاد بنا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام آڈیٹوریم شیخ زاید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت ادارے کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے کی، خطبۂ استقبالیہ اور ادارے کی سالانہ کارگردگی کی رپورٹ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے پیش کی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ، یونیورسٹی آف پنجاب کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران، بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کراچی کے چیئرمین پروفیسر انوار احمد زئی، یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور کے وائس چانسلر پروفیسر ملک حسن مبشر، نارتھن یونیورسٹی نوشہرہ کے رجسٹرار کرنل (ر) محمد اشرف، ڈائریکٹر پبلک ریلیشن چیف سیکرٹری سندھ نوخیز انور صدیقی، معروف اسکالر ڈاکٹر سلیم اللہ جندران کے پیغامات کو پڑھ کر سنایا گیا۔ کانفرنس میں ڈاکٹر محمد زبیر (شعبہ تاریخ اسلام، جامعہ کراچی)، ڈاکٹر محمد شکیل (شعبۂ تاریخ اسلام، جامعہ کراچی)، صبا نور (ریسرچ اسکالر یونیورسٹی فیصل آباد) نے اپنے مقالات پیش کیے۔ جبکہ مفتی جمیل احمد نعیمی، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، پروفیسر دلاور خان، پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام، محمد عبیدالرحمٰن، حاجی حنیف طیب، حاجی عبداللطیف قادری، نوخیز انور صدیقی، قاضی نورالاسلام شمس، حاجی رفیق پردیسی، سید ریاست رسول قادری، افضل حسین نقشبندی، محمد احمد صدیقی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات نے شرکت کی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی شخصیت عشق رسول ﷺ اور احترام و ادب نبوت کی علامت تصور ہوتی ہے۔ یونیورسٹی آف پنجاب کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران نے اپنے پیغام میں کہا کہ آپ کا فتاویٰ رضویہ وسعت و جامعیت کے اعتبار سے زندگی کے تمام مسائل پر حاوی اور جامع قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔

جلد نمبر 18 جمعہ، 25 صفر المظفر، 1433ھ، 20 جنوری، 2012ء قیمت 5 روپے، شمارہ نمبر 81

کراچی: 32ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر صاحبزادہ مولانا محمد مسرور احمد، سید وجاہت رسول قادری، حاجی رفیق برکاتی، جسٹس نذیر احمد غازی کو نقش نعلین شریف پیش کر رہے ہیں

افضل نقشبندی سے شاہ تراب الحق قادری صاحبزادہ حاجی فضل کریم ودیگر کا اظہار تعزیت

کراچی (پ ر) مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کراچی کے سیکرٹری اطلاعات محمد افضل حسین نقشبندی کی دادی اور ابوالفاضل علامہ عبدالمالک قادری کی والدہ کے وصال پر جانشیں مسعود ملت صاحبزادہ مولانا محمد مسرور احمد

بقیہ 36 صفحہ 4 پر

بقیہ 36

نقشبندی، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، سنی اتحاد کونسل کے سربراہ صاحبزادہ حاجی فضل کریم، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، قاضی نورالاسلام شمس، حاجی ناصر علی، جہانگیر، خلیفہ ملک محمد حسین القادری، محمد احمد صدیقی، علامہ سید حمزہ علی قادری، علامہ محمد اکرم سعیدی، طارق محبوب، محمد حسین لاکھانی، حاجی عابد ضیائی، پروفیسر ڈاکٹر حسن امام ودیگر نے گہرے رنج و غم اور تعزیت کا اظہار کیا۔ مرحومہ کی روح کو ایصال ثواب کیلئے اتوار دن 12 بجے تا نماز ظہر المرکز الاسلامی متصل اصغر اسپتال بچل رینجرز مہران میس بلاک بی شارع ڈاکٹر فضل الرحمٰن انصاری نارتھ ناظم آباد قرآن خوانی و اجتماعی دعا کا اہتمام ہوگا۔

جلد نمبر 18 پیر، 28 صفر المظفر، 1433ھ، 23 جنوری، 2012ء قیمت 5 روپے، شمارہ نمبر 84

دین میں خرافات پیدا کرنیوالے اللہ اور رسول ﷺ کے مجرم ہیں

مفتی منیب

امام احمد رضاؒ نے بریلی میں بیٹھ کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا' ڈاکٹر مجید اللہ قادری

کراچی (پ ر) مجددین نے رسول اللہ ﷺ کی امت کو فتنوں سے بچایا اور عشق رسول ﷺ کی شمع کو فروزاں رکھا' ایک نبی کے بعد دوسرا نبی اللہ کے بندوں

بقیہ 4 صفحہ 3 پر

بقیہ 4

کی اصلاح کرتا رہا مگر خاتم النبیین ﷺ کے بعد مجددین کا سلسلہ شروع ہوا، امام احمد رضا فاضل بریلویؒ نے بریلی میں بیٹھ کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا، دین میں خرافات پیدا کرنے والے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مجرم ہیں۔ یہ باتیں فدائیان ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام مقامی ہال میں منعقدہ عظیم الشان مجددین کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے مرکزی صدر و چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن' جامعہ کراچی شعبہ پیٹرولیم ٹیکنالوجی کے چیئرمین ڈاکٹر مجید اللہ قادری' جامعہ انوار القرآن کے مہتمم ڈاکٹر علامہ محمد رضوان نقشبندی' علامہ قاضی احمد نورانی' علامہ محمد جہانگیر صدیقی' شیخ عمران الحق' علامہ محمد اقبال سعیدی' مولانا قاضی عبدالقادر صدیقی و دیگر نے کہیں جبکہ اس موقع پر علامہ محمد شعیب قادری' پروفیسر علامہ عبداللہ نورانی' مفتی محمد وسیم برکاتی' مولانا انوار احمد شیخ' مولانا غلام نبی ہزاروی' صاحبزادہ عبدالجبار چشتی' محمد علی قریشی' حافظ حسن عطاری' انجینئر محمد دانش اور کثیر تعداد میں علماء و مشائخ اور مختلف طبقہ ہائے زندگی کے افراد نے خصوصی شرکت کی۔
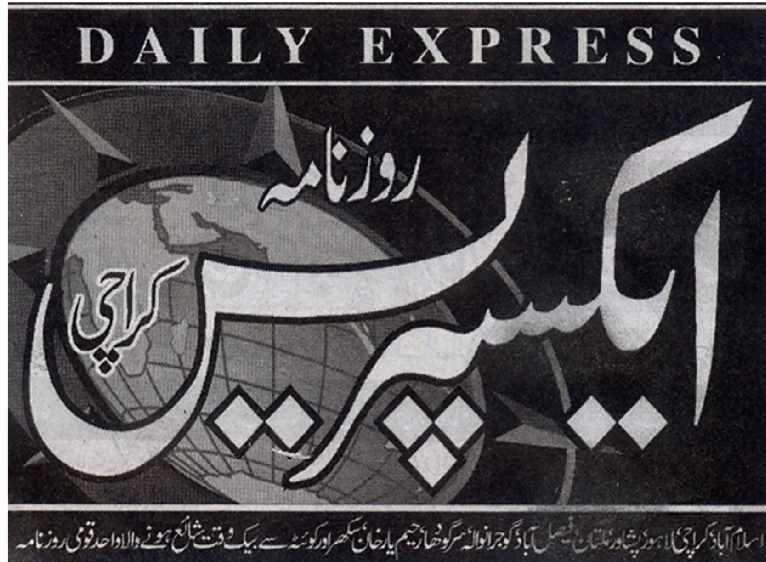
جلد 14 شمارہ 128 جمعہ 18 صفر المظفر 1433ھ 13 جنوری 2012ء فون 8-35800051 فیکس 35800050,66 صفحات 12 قیمت 10 روپے

امام احمد رضا کی گراں قدر دینی خدمات ہیں، وجاہت رسول

امام احمد رضا کانفرنس کل شیخ زید آڈیٹوریم میں ہوگی، صدر ادارہ تحقیقات امام رضا

کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین، علامہ شاہ تراب الحق و دیگر شرکت کریں گے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت عالم اسلام کی عظیم روحانی شخصیت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کے 93 ویں یوم وصال کے موقع پر 32 ویں امام احمد رضا کانفرنس 14 جنوری ہفتہ کو 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زید آڈیٹوریم میں منعقد ہو گی، کانفرنس میں پرو وائس چانسلر جامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ڈاکٹر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد شکیل اور دیگر شرکت کریں گے، پریس کلب میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر وجاہت رسول قادری اور پروفیسر مجید اللہ قادری نے بتایا کہ کانفرنس میں ملک کے ممتاز اسکالر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے علمی، سائنسی اور تحقیقی افکار سے آگہی کیلیے مقالات پیش کریں گے، انھوں نے کہا کہ امام احمد رضا نے امت مسلمہ کی رہنمائی اور فلاح و بہبود کیلیے گراں قدر خدمات انجام دیں، ان کے اعتراف میں انھیں خراج عقیدت اور عالم اسلام کو درپیش مسائل اور اتحاد عالم اسلامی کا موثر لائحہ عمل پیش کرنے کے لیے 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ کو 11 بجے کراچی کے شیخ زید آڈیٹوریم میں ہوگی۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے صدر وجاہت رسول پریس کانفرنس کررہے ہیں

جلد14 شمارہ130 اتوار20 صفر المظفر 1433ھ 15 جنوری 2012ء فون8-35800051 فیکس35800050,66 صفحات20 قیمت15 روپے

امام احمد رضا نے سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا

انھوں نے مسلم ہندو بھائی بھائی کی تحریک مسترد کی، جسٹس (ر) نذیر احمد

مقررین کا شیخ زید اسلامک سینٹر میں امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اسکالر جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے کہا ہے کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور غیر منقسم ہندوستان میں مسلم ہندو بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کیا اور برصغیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی تہذیب وتمدن سے بچایا اور سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا، پاکستان اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان کے پیش کردہ ''دو قومی نظریے'' کے تحت وجود میں آیا تھا، ان خیالات کا اظہار انھوں نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام شیخ زید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا، کانفرنس کی صدارت ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے کی، کانفرنس میں خطبۂ استقبالیہ اور ادارے کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے پیش کی، کانفرنس میں ڈاکٹر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد شکیل اور صبا نور نے مقالات پیش کیے، کانفرنس میں مفتی جمیل احمد، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، پروفیسر دلاور خاں، پروفیسر ڈاکٹر حسن امام سمیت دیگر شخصیات نے شرکت کی، وفاقی وزیر خورشید احمد شاہ نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ امام احمد رضا کی شخصیت عاشق رسولؐ اور احترام و ادب نبوت کی علامت ہے، امام احمد رضا نے عقیدۂ توحید اور فروغ عشق رسولؐ میں ایسی شاندار روایت کی داغ بیل ڈالی ہے جو رہتی دنیا تک عاشقان رسولؐ کے لیے مشعل راہ ہے، انھوں نے کہا کہ امام احمد رضا فاضل بریلی کا ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' عظمت الوہیت اور شان رسالت کا مظہر ہے۔

جلد ۱۶: شمارہ ۱۵۲ | منگل ۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ ۱۷ جنوری ۲۰۱۲ء | قیمت ۱۱ روپے

THE DAILY UMMAT KARACHI, TUESDAY JANUARY 17, 2012

امام احمد رضا بریلوی نے استعماری قوتوں کا مقابلہ کیا۔ جسٹس نذیر غازی

مرحوم نے عقیدہ توحید کو اجاگر کیا۔ خورشید شاہ۔ ڈاکٹر مجاہد و دیگر کے پیغامات

کراچی (پ ر) معروف اسکالر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے کہا ہے کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور مسلم ہندو بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کر کے برصغیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی تہذیب و تمدن سے بچایا اور پاکستان ان کے پیش کردہ "دو قومی نظریہ" کے تحت وجود میں آیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام آڈیٹوریم شیخ زاید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے کی۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری (باقی صفحہ 7 بقیہ نمبر 32)

بقیہ نمبر 32 | نذیر غازی

نے خطبہ استقبالیہ دیا اور سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ، یونیورسٹی آف پنجاب کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران، چیئرمین انٹر بورڈ پروفیسر انوار احمد زئی، یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کے وائس چانسلر پروفیسر ملک حسن مبشر، نارتھن یونیورسٹی نوشہرہ کے رجسٹرار کرنل (ر) محمد اشرف، ڈائریکٹر پبلک ریلیشن چیف سیکریٹری سندھ نوخیز انور صدیقی، معروف اسکالر ڈاکٹر سلیم اللہ جندران کے پیغامات کو پڑھ کر سنایا گیا۔ کانفرنس میں ڈاکٹر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد شکیل اور صبا نور نے اپنے مقالات پیش کئے، جب کہ مفتی جمیل احمد نعیمی، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، پروفیسر دلاور خاں، پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام، محمد عبید الرحمن، حاجی حنیف طیب، حاجی عبداللطیف قادری، قاضی نور الاسلام شمس، حاجی رفیق پردیسی، سید ریاست رسول قادری، افضل حسین نقشبندی، محمد احمد صدیقی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات نے شرکت کی۔ خورشید احمد شاہ نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ امام رضا خان نے عقیدہ توحید کو اجاگر کیا۔ ڈاکٹر مجاہد کامران نے اپنے پیغام میں کہا کہ امام احمد رضا عربی اور اسلامی علوم کے ماہر تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے رپورٹ میں بتایا کہ ادارے کی نگرانی میں 2011ء تک امام احمد رضا کی شخصیت پر 29 پی ایچ ڈی کی اسناد تفویض ہو چکی ہیں۔

The Nation

Safar 24, 1433, Thursday, January 19, 2012

Safar 24, 1433, Thursday, January 19, 2012

'Imam Raza bravely foiled anti-Muslim cabals'

OUR STAFF REPORTER

KARACHI - Eminent scholar Justice (r) Nazir Ahmed Ghazi of Lahore High Court has said that Imam Ahmed Raza had bravely fought against the anti-Muslim conspiracies in the sub-continent, by presenting the two-nation concept in the undivided India.

Addressing the 32nd Imam Ahmed Raza Conference in Karachi University held under the auspices of Idara Tahqeeqat-e-Imam Ahmed Raza, he said creation of Pakistan became possible as per two-nation concept of Ala Hazrat Barelvi.

Those who also addressed the conference included Sahibzada Syed Wajahat Rasool Qadri, Prof Dr Majeedullah Qadri, Maulana Muhammad Masroor Ahmed, Prof Rahman Bukhari, Naukhaiz Anwar Siddique, Mufti Jameel Ahmed Naimi, Riasat Rasool Qadri, Afzal Hussain Naqshbandi, Qazi Noorul Islam and Haji Haneef Tayyab.

Federal Religious Affair Minister Syed Khursheed Shah's message was also read in the conference.

LARGEST CIRCULATED ENGLISH EVENING DAILY OF PAKISTAN CERTIFIED BY A.B.C. ESTD. 1962

DAILY NEWS

Founder: Mir Khalil-ur-Rahman

Karachi, Friday, January 20, 2012, Safar-ul-Muzaffar 25, 1433 A.H.

Imam Ahmed Raza Conference held at KU

KARACHI, Jan 20 (PR): Eminent scholar Justice (retd) Lahore High Court, Nazir Ahmed Ghazi said that Imam Ahmed Raza had bravely fought against the anti-Muslim conspiracies in sub-continent, by presenting the two nation concept in the undivided India. He said creation of Pakistan became possible as per two-nation concept of Ala Hazrat Barelvi. He was addressing the 32nd Imam Ahmed Raza Conference at Karachi University held recently under the auspices of Idara-e-Tahqeeqat-e-Imam Ahmed Raza.

Others who spoke on the occasion included Sahibzada Syed Wajahat Rasool Qadri, Prof. Dr. Majeedullah Qadri, Maulana Muhammad Masroor Ahmed, Prof. A. Rahman Bukhari, Naukhaiz Anwar Siddique, Mufti Jameel Ahmed Naimi, Syed Riasat Rasool Qadri, Afzal Hussain Naqshbandi, Qazi Noorul Islam Shams and Haji Hanif Tayyab.

Federal Minister for Religious Affairs Syed Khursheed Shah's message was also read in the conference to this effect.

جلد 16 | پیر 21 صفر المظفر 1433ھ 16 جنوری 2012ء | شمارہ نمبر 321

شیخ زید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے صاحب زادہ وجاہت رسول خطاب کررہے ہیں

امام احمد رضا نے سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا' نذیر احمد غازی

● آڈیٹوریم شیخ زید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32 ویں سالانہ کانفرنس سے خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف اسکالر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور غیر منقسم ہندوستان میں مسلم ہندو بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کیا ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام آڈیٹوریم شیخ زاید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ یونیورسٹی آف پنجاب کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران' بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کراچی کے چیئرمین پروفیسر انوار احمد زئی' پروفیسر ملک حسن مبشر' کرنل (ر) محمد اشرف' نوخیز انور صدیقی' ڈاکٹر سلیم اللہ جندران کے پیغامات کو پڑھ کر سنایا گیا۔ کانفرنس میں مفتی جمیل احمد نعیمی' صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی' پروفیسر دلاور خان' پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام' محمد عبید الرحمٰن' حاجی حنیف طیب' حاجی عبداللطیف قادری' نوخیز انور صدیقی' قاضی نور الاسلام شمس' حاجی رفیق پردیسی' سید ریاست رسول قادری' افضل حسین نقشبندی' محمد احمد صدیقی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات نے شرکت کی۔

جلد نمبر 40 شمارہ نمبر 233 | جمعہ 18 صفر 1433ھ 13 جنوری 2012ء | قیمت 8 روپے

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر سید وجاہت قادری پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں

32 ویں امام احمد رضا کانفرنس کل ہوگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا مقامی اور عالمی سطح پر امام احمد رضا پر تحقیق کرنے والے دنیا بھر کے محققین کو ایک پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے، انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا کو خراج عقیدت اور عالم اسلام کو درپیش مسائل اور اتحاد عالم اسلامی کا موثر لائحہ عمل پیش کرنے کیلئے 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کل (ہفتہ) کو کراچی یونیورسٹی کے شیخ زید آڈیٹوریم میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس میں معروف علمی شخصیات شرکت کریں گی۔

جلد نمبر 40 شمارہ نمبر 236 | پیر 21 صفر 1433ھ 16 جنوری 2012ء | قیمت 8 روپے

امام احمد رضا کانفرنس سے صاحبزادہ وجاہت رسول خطاب کر رہے ہیں، اسٹیج پر جسٹس نذیر احمد غازی، پروفیسر مجید اللہ قادری، نوخیز انور صدیقی اور دیگر موجود ہیں

جلد نمبر 40 شمارہ نمبر 235 | اتوار 20 صفر 1433ھ 15 جنوری 2012ء | قیمت 8 روپے

امام احمد رضا نے استعماری قوتوں کا مقابلہ کیا' نذیر غازی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف اسکالر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے کہا کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور برصغیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کے تہذیب وتمدن سے بچایا' پاکستان اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے پیش کردہ "دوقومی نظریہ" کے تحت وجود میں آیا تھا۔ وہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام منعقدہ 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔

سال 13 | ہفتہ 19 صفر المظفر 1433ھ 14 جنوری 2012 | شمارہ 282

امام احمد رضا کانفرنس آج ہوگی

کراچی (پ ر) ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت عالم اسلام کی عظیم روحانی شخصیت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کے 93 ویں یوم وصال کے موقع پر 32 ویں امام احمد رضا کانفرنس آج 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زاہد آڈیٹوریم میں منعقد ہوگی۔

سال 24 جمعہ 18 صفر 1433ھ 13 جنوری 2012 قیمت 10 روپے شمارہ نمبر 89

امام احمد رضا کانفرنس میں ان کے کارنامے اجاگر کیے جائینگے

ادارہ تحقیقات انکی افکار عالیہ کی ترویج واشاعت کیلئے کوشاں ہے، مجید اللہ قادری کی پریس کانفرنس

کراچی (کلچرل رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے کہا کہ ادارہ امام احمد رضا خان جیسی عظیم شخصیت کے افکار عالیہ کی ترویج و اشاعت کیلئے 1980 سے شب وروز کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ 32ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ 14 جنوری دن 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زید آڈیٹوریم میں ہوگی کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان پرووائس چانسلر جامعہ کراچی جسٹس (ر) نذیر احمد غازی (لاہور ہائی کورٹ)، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، ابن حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ، ڈاکٹر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد شکیل، نوخیز انور صدیقی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات شرکت کریں گی۔ اندرون ملک سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے کانفرنس میں محدث بریلی کے علمی، ادبی اور تحقیقی کارناموں کو اجاگر کیا جائے گا ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کی سہ پہر کراچی پریس کلب میں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کی تیاریوں اور انتظامات کے سلسلے میں نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

کراچی پریس کلب میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت 32ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کے سلسلے میں پروفیسر مجید اللہ قادری پریس کانفرنس سے خطاب کرر ہے ہیں

سال 24 اتوار 20 صفر 1433ھ 15 جنوری 2012 قیمت 10 روپے

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام آڈیٹوریم شیخ زید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے جسٹس ریٹائرڈ نذیر احمد غازی خطاب کررہے ہیں جبکہ اسٹیج پر پروفیسر عبدالرحمٰن بخاری، صاحبزادہ وجاہت رسول قادری، پروفیسر مجید اللہ قادری، مفتی جمیل احمد نعیمی، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، حاجی حنیف طیب، حاجی رفیق پردیسی، نوخیز انور صدیقی، قاضی نور الاسلام شمس، افضل حسین نقشبندی موجود ہیں (تصویر قومی اخبار)

اعلیٰ حضرتؒ نے سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا، مقررین

آپؒ نے استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا

کراچی یونیورسٹی میں امام احمد رضا کانفرنس سے نذیر احمد غازی، وجاہت رسول و دیگر کا خطاب

خورشید شاہ، ڈاکٹر مجاہد کامران، پروفیسر انوار زئی و دیگر کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے

کراچی (قومی اخبار نیوز) لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے کہا ہے کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور غیر منقسم ہندوستان میں مسلم ہندو بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کیا اور سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا پاکستان اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے پیش کردہ دو قومی نظریہ کے تحت وجود میں آیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام آڈیٹوریم شیخ زید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا کانفرنس کی صدارت ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے کی کانفرنس میں خطبہ استقبالیہ اور ادارے کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے پیش کی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ، یونیورسٹی آف پنجاب کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران، بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کراچی کے چیئرمین پروفیسر انوار احمد زئی، ڈائریکٹر پبلک ریلیشن چیف سیکریٹری سندھ نوخیز انور صدیقی کے پیغامات کو پڑھ کر سنایا گیا کانفرنس میں مفتی جمیل احمد نعیمی، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی، پروفیسر دلاور خان، پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام، محمد عبید الرحمٰن، حاجی حنیف طیب، حاجی عبداللطیف قادری، نوخیز انور صدیقی، قاضی نور الاسلام شمس، حاجی رفیق پردیسی، سید ریاست رسول قادری، افضل حسین نقشبندی، محمد احمد صدیقی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات نے شرکت کی۔

منگل 15 صفر المظفر 1433ھ 10 جنوری 2012ء

سالانہ امام احمد رضا کانفرنس 14 جنوری کو دن کے 11 بجے کراچی یونیورسٹی میں ہوگی

کراچی (پ ر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت عالم اسلام کی عظیم روحانی شخصیت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کے 93 ویں یوم وصال کے موقع پر 23 ویں امام احمد رضا کانفرنس 14 جنوری بروز ہفتہ دن کے 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زاید آڈیٹوریم میں منعقد ہوگی کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر ناصرالدین خان، پرووائس چانسلر جامعہ کراچی علامہ سید شاہ تراب الحق قادری جسٹس ر نذیر احمد غازی ودیگر شرکت کریں گے

جمعۃ المبارک 18 صفر المظفر 1433ھ 13 جنوری 2012ء صفحات 08

ادارہ تحقیقات امام رضا ٹرسٹ کے جنرل سیکریٹری صاحبزادہ وجاہت رسول قادری پریس کانفرنس کررہے ہیں

سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کل منعقد ہوگی

کانفرنس میں محدث بریلی کے علمی، ادبی و تحقیقی کارناموں کو اجاگر کیا جائے گا

صاحبزادہ وجاہت رسول قادری کی دیگر رہنماؤں کے ہمراہ پریس کانفرنس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول، جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے کہا کہ ادارہ تحقیقات

بقیہ نمبر 74 صفحہ 7 پر

بقیہ نمبر 74

امام احمد رضا انٹرنیشنل مجدد دین وملت احمد رضا خان علیہ الرحمہ جیسی عظیم شخصیت کے افکار عالیہ کی ترویج واشاعت کیلئے 1980ء سے شب و روز کوشاں ہے، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا مقامی اور عالمی سطح پر امام احمد رضا پر تحقیق کرنے والے دنیا بھر کے محققین کو ایک پلیٹ فارم مہیا کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا نے امت مسلمہ کی رہنمائی اور فلاح و بہبود کیلئے گراں قدر خدمات انجام دیں انکے اعتراف میں انہیں خراج عقیدت اور عالم اسلام کو درپیش مسائل اور اتحاد عالم اسلامی کا موثر لائحہ عمل پیش کرنے کیلئے 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ 14 جنوری دن 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زاید آڈیٹوریم میں انعقاد پذیر ہوگی۔ کانفرنس میں پروفیسر ڈاکٹر ناصرالدین خان پرووائس چانسلر جامعہ کراچی، جسٹس (ر) نذیر احمد غازی (لاہور ہائی کورٹ)، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی ابن حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ، ڈاکٹر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد شکیل، نوخیز انور صدیقی، الطاف مجاہد، علامہ کوکب نورانی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات شرکت کریں گی۔

جلد 40 | شمارہ 13 | جمعۃ المبارک 18 صفر المظفر 1433ھ 13 جنوری 2012ء | قیمت 8 روپے

سید وجاہت رسول قادری امام احمد رضا کے حوالے سے پریس کانفرنس کر رہے ہیں

32 ویں امام احمد رضا کانفرنس 14 جنوری کو ہوگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ 14 جنوری کو 11 بجے دن کراچی یونیورسٹی کے شیخ زید آڈیٹوریم میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس سے پرووائس چانسلر جامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر ناصرالدین خان، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، حاجی حنیف طیب، علامہ غلام محمد سیالوی، علامہ کوکب نورانی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود سمیت دیگر معروف علمی شخصیات خطاب کریں گی۔ اس بات کا اعلان ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری اور جنرل سیکرٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے جمعرات کو کراچی پریس کلب میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر نوخیز انور صدیقی، قاضی نور اسلام شمسی و دیگر بھی موجود تھے۔ وجاہت رسول قادری نے بتایا کہ کانفرنس میں شرکت کے لیے اندرون ملک سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ کانفرنس میں محدث بریلی کے علمی، ادبی اور تحقیقی کارناموں کو اجاگر کیا جائے گا۔

جلد 40 | شمارہ 16 | پیر 21 صفر المظفر 1433ھ 16 جنوری 2012ء | قیمت 8 روپے

ادارہ تحقیقات احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے جسٹس نذیر احمد غازی خطاب کر رہے ہیں

احمد رضا نے برصغیر کے مسلمانوں کو ہندو تہذیب سے بچایا' مقررین

احمد رضا نے سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا' 32 سالانہ احمد رضا کانفرنس سے خورشید شاہ و دیگر کا خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف اسکالر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے کہا کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور غیر منقسم ہندوستان میں مسلم ہندو بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کیا اور برصغیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی تہذیب و تمدن سے بچایا اور سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا واضح کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ پاکستان مولانا شاہ احمد رضا خان کے پیش کردہ "دو قومی نظریہ" کے تحت وجود میں آیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام آڈیٹوریم شیخ زاید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے کی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ' یونیورسٹی آف پنجاب کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران' پروفیسر انور احمد زئی' پروفیسر ملک حسن مبشر' محمد اشرف' نوخیز انور صدیقی' ڈاکٹر سلیم اللہ جندران کے پیغامات کو پڑھ کر سنایا گیا۔

کل کا انتظار کیوں؟ آج کی خبر آج ہی پڑھیے
ABC CERTIFIED مسلسل اشاعت کے 50 سال
The Daily AGHAZ Karachi
روزنامہ آغاز کراچی
بانی: محمد عمر فاروقی
چیف ایڈیٹر محمد انور فاروقی
قیمت 5 روپے

منگل 15 صفر المظفر 1433ھ 10 جنوری 2012ء

امام احمد رضا کانفرنس 14 جنوری کو ہوگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت عالم اسلامی کی روحانی شخصیت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کے 93 ویں یوم وصال کے موقع پر 32 ویں امام احمد رضا کانفرنس 14 جنوری 2012ء بروز ہفتہ دن 11 بجے کراچی یونیورسٹی کے شیخ زاید آڈیٹوریم میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس میں ملک کے ممتاز اسکالرز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے علمی، سائنسی اور تحقیقی افکار سے آگاہی کیلئے مقالات پیش کریں گے۔ علاوہ ازیں جمعرات 14 جنوری سہ پہر 3 بجے پریس کلب میں کانفرنس کی افادیت سے متعلق ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے صدر اور جنرل سیکریٹری پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔

جلد 50 | جمعہ 18 صفر المظفر 1433ھ 13 جنوری 2012ء | شمارہ: 011

برطانوی پارلیمنٹ کی مسلم خاتون وزیر سعیدہ وارثی وفد کے ہمراہ گورنر سندھ سے ملاقات کر رہی ہیں

امام احمد رضا کانفرنس کل کراچی یونیورسٹی میں منعقد ہوگی

کانفرنس میں شرکت کیلئے اندرون ملک سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے تحت 32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ہفتہ 14 جنوری کو 11 بجے دن کراچی یونیورسٹی کے شیخ زید آڈیٹوریم میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس سے پرووائس چانسلر جامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، حاجی حنیف طیب، علامہ غلام محمد سیالوی، علامہ کوکب نورانی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود سمیت دیگر معروف علمی شخصیات خطاب کریں گی۔ اس بات کا اعلان ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری اور جنرل سیکرٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے جمعرات کو کراچی پریس کلب میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر نوخیز انور صدیقی، قاضی نور اسلام شمس و دیگر بھی موجود تھے۔ وجاہت رسول قادری نے بتایا کہ کانفرنس میں شرکت کے لیے اندرون ملک سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ کانفرنس میں محدث بریلی کے علمی، ادبی اور تحقیقی کارناموں کو اجاگر کیا جائے گا۔

جلد 50 | جمعہ 25 صفر المظفر 1433ھ 20 جنوری 2012ء | شمارہ: 017

32 ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر صاحبزادہ مولانا محمد مسرور احمد، سید وجاہت رسول قادری، حاجی رفیق برکاتی، جسٹس نذیر احمد غازی کو نقش نعلین شریف پیش کر رہے ہیں۔

18 تا 24 جنوری 2012ء صفحات 4 قیمت 5 روپے

امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کا مقابلہ کیا

آپ علیہ نے ہندو مسلم بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کر کے دوقومی نظریہ پیش کیا' نذیر احمد غازی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف اسکالر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور غیر منقسم ہندوستان میں مسلم ہندو بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کیا کرتے ہوئے سب سے پہلے دوقومی نظریہ پیش کیا جو بعدازاں قیام پاکستان کی بنیاد بنا ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارہ (باقی صفحہ 3۔ نمبر 20)

بقیہ ہماری آواز 20

تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیراہتمام آڈیٹوریم شیخ زاید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا کانفرنس کی صدارت ادارے کے صدر صاحبزادے سید وجاہت رسول قادری نے کی خطبہ استقبالیہ اور ادارے کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے پیش کی وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ' یونیورسٹی آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کراچی کے چیئرمین پروفیسر انور احمد زئی' یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز' لاہور کے وائس چانسلر پروفیسر ملک حسن مبشر' نارتھن یونیورسٹی نوشہرہ کے رجسٹرار کرنل (ر) محمد اشرف ڈائریکٹر پبلک ریلیشن چیف سیکرٹری سندھ نوخیز انور صدیقی معروف اسکالر ڈاکٹر سلیم اللہ جندران کے پیغامات کو پڑھ کر سنایا گیا کانفرنس میں ڈاکٹر محمد زبیر (شعبہ تاریخ اسلام جامعہ کراچی) ڈاکٹر محمد شکیل (شعبہ تاریخ اسلام جامعہ کراچی) صبا نور (ریسرچ اسکالر یونیورسٹی فیصل آباد) نے اپنے مقالات پیش کیے جبکہ مفتی جمیل احمد نعیمی' صاحبزادہ محمد مسرور احمد نقشبندی' پروفیسر دلاور خان' پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام' محمد عبیدالرحمٰن' حاجی حنیف طیب' حاجی عبداللطیف قادری' نوخیز انور صدیقی' قاضی نورالاسلام شمس حاجی رفیق پردیسی' سید ریاست رسول قادری' افضل حسین نقشبندی' محمد احمد صدیقی سمیت دیگر معروف علمی شخصیات نے شرکت کی۔

جلد نمبر: 9 | پیر 21 صفر المظفر 1433ھ 16 جنوری 2012ء فون: 34022243-4 | شمارہ نمبر 012

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کی کانفرنس سے جسٹس نذیر غازی خطاب کررہے ہیں

انہوں نے عقیدہ توحید اور فروغ عشق رسول ﷺ میں شاندار روایت کی داغ بیل رکھی، امام رضا کانفرنس کے موقع پر پیغام

امام احمد رضاؒ نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا، نذیر غازی اور دیگر کا خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف اسکالر لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس (ر) نذیر احمد غازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام احمد رضا نے برصغیر میں استعماری قوتوں کے

بقیہ نمبر 07 صفحہ 7 پر

بقیہ ایمان 7

ایجنٹوں کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور غیر منقسم ہندوستان میں مسلم ہندو بھائی بھائی بنانے کی تحریک کو مسترد کیا اور برصغیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کے تہذیب وتمدن سے بچایا اور سب سے پہلے دوقومی نظریہ پیش کیا واضح کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ قومیں ہیں، پاکستان اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے پیش کردہ ''دوقومی نظریہ'' کے تحت وجود میں آیا تھا، ان خیالات کا اظہار انہوں نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیر اہتمام آڈیٹوریم شیخ زاید اسلامک سینٹر کراچی یونیورسٹی میں منعقدہ 32ویں سالانہ امام احمد رضا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا کانفرنس کی صدارت ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے کی وفاقی وزیر مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی شخصیت عشق رسول ﷺ اور احترام وادب نبوت کی علامت تصور ہوتی ہے امام احمد رضا نے عقیدہ توحید اور فروغ عشق رسول ﷺ میں ایسی شاندار روایت کی داغ بیل ڈالی ہے جو رہتی دنیا تک عاشقان رسول ﷺ کیلئے مشعل راہ ہے، انہوں نے مزید کہا کہ امام احمد رضا فاضل بریلی کا ترجمہ قرآن ''کنزالایمان'' عظمت الوہیت، شان رسالت کا مظہر ہے۔

خرید و فروخت کے معاملات اور تحقیقِ رضا

صبا نور (ایم فل، دی یونیورسٹی آف فیصل آباد)

Abstract: Transactions are part of social life. Sale and purchase are important activities of human life. Islam gives guidance for sale and purchase transactions and the life. Jurists and ulema have addressed the varieties of such transactions as the world became increasingly complex place. This article discusses the research of Imam Ahmad Raza on basics of sale and purchase and is helpful in knowing his contribution to Economics. His research can be used solving the many issues associated with contemporary business activities.

خلاصہ: معاشرتی زندگی کی بنیاد لین دین سے منسلک ہے؛ خرید و فروخت انسانی زندگی کا لازمی حصّہ ہے۔ دینِ اسلام نے خرید و فروخت کے تمام امور کو جامع اور واضح انداز میں بیان فرمایا۔ اس کے بعد علما و فقہا نے اپنے ادوار اور آنے والے مسائل کے مطابق ان امور کی تشریح کی۔ امام احمد رضا نے "کتاب البیوع" کے عنوان کے تحت خرید و فروخت کے تمام مسائل پر جامع اور منفرد انداز میں تحقیق کی ہے۔ عصرِ حاضر میں آپ کی تحقیقات نہ صرف قابلِ عمل ہیں، بلکہ آپ کی پیش کردہ تحقیقات کی روشنی میں تمام مسائل کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔(صبا)

تعارف

لین دین کی ابتدا انسانوں میں بارٹر سسٹم کے تحت ہوئی تھی۔ ابتدا میں انسان وہی اشیا بناتا جس میں اس کو مہارت حاصل تھی، پھر وہ اپنی اشیا اس شخص کو دے کر اپنی ضرورت کی مطلوبہ شے اس سے حاصل کرلیتا تھا۔ تہذیب و تمدن کے ارتقا کے ساتھ ساتھ جہاں دوسرے شعبوں میں تیزی سے تبدیلی رونما ہوئی، نت نئی ایجادات ہوئیں، تو لین دین کے طور طریقوں میں بھی تبدیلی آئی۔ انسان روپوں کے عوض ہر شے ضرورت کی خریدلیتا؛ بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق آج کل منڈی (Market) کی بے شمار قسمیں معرضِ وجود میں آگئیں۔ جہاں اشیا کی خرید و فروخت ہوتی ہے جس میں ایک شے کے خریدنے والے اور بیچنے والے شے کا سودا کرنے کے لیے ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرتے ہیں۔

دینِ اسلام نے ان تمام خرید و فروخت کے معاملات میں انسان کی راہ نمائی کی ہے تاکہ انسانوں کے مابین یہ معاملے قرآن و سنت کے مطابق اور بغیر کسی نزاع، جھگڑوں و فسادات کے قائم ہوں۔ اور ایک منصفانہ معاشرے کا قیام عمل میں آسکے۔

طریقۂ کار

موجودہ تحقیقی مقالے میں کتاب البیوع (خرید و فروخت) سے متعلق چند بنیادی سی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ خرید و فروخت کی شرعی حیثیت اور امام احمد رضا کی اس عقد سے متعلق بیان کردہ تحقیق میں چند مسائل کو پیش کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر آپ کی تحقیقات آپ کی مختلف تصانیف میں تفصیل سے موجود ہیں۔ خرید و فروخت کی تمام اقسام الگ الگ مقالے کی متقاضی ہیں۔ اس مقالے میں چند بنیادی باتیں بیان کی گئیں ہیں۔ مقالے کے آخر میں خلاصۂ تحقیق، نتائج اور عملی اطلاق درج کیے گئے ہیں۔

تحدید

کتب فقہ کا بیشتر حصّہ کتاب البیوع (خرید و فروخت) پر مشتمل ہے جس سے اس باب کی تفصیل کا اندازہ ہوتا ہے۔ امام احمد رضا نے اس باب کو سہل اور منفرد انداز سے تفصیلاً بیان کیا ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں خرید و فروخت کا بنیادی اور جزوی سا جائزہ لیا گیا ہے؛ نیز خرید و فروخت کی شرائط اور مسائل تفصیل سے مختلف کتب فقہ میں مذکور ہیں یہاں مقالے کی طوالت کے باعث انہیں مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

اعتذار

امام احمد رضا کی خرید و فروخت سے متعلق تحقیقات آپ کی بہت سی تصنیفات میں موجود ہیں اس مقالے میں آپ کی تحقیقات کو آپ ہی کی کتب "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" (مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات) کی جلد ۱۷، "احکام شریعت"، اور "تعلیقات رضا" سے بیان کیا گیا ہے۔

مقاصدِ تحقیق

(۱) خرید و فروخت کے معاملات کو شرع مطہرہ کے مطابق قائم کرنے کی ترغیب دینا۔

(۲) وہ باتیں جو اس عقد کو باطل وفاسد کرنے کا موجب بنتی ہیں ان کو بیان کرنا اور ان صورتوں کو منظرِ عام پر لانا۔

(۳) امام احمد رضا نے اس عقد کے قائم ہونے اور فاسد و باطل ہونے سے متعلق جو تحقیقات فرمائی ہیں عوام الناس کو ان سے روشناس کرانا۔

(۴) آپ کی بیان کردہ تحقیقات کی روشنی میں ان معاملات کے قائم کرنے کی ترغیب دینا۔ یہ تحقیقات نہ صرف قابلِ عمل ہیں بلکہ ان سے استفادہ کرکے معاملات کو شرع مطہرہ کے قوانین کے مطابق قائم کیا جاسکتا ہے۔ امت مسلمہ کو اس سے آگاہی دینا۔

بیع (خرید و فروخت) کا معنٰی و مفہوم

لغت کی رو سے ایک شے کو دوسری شے سے تبادلہ کرنے کو بیع کہتے ہیں اس طرح نقدی روپے پیسے سے بھی کسی شے کا تبادلہ (بیع) ہے اس مبادلہ میں ایک شے کو مبیع (مال) اور دوسری شے کو ثمن (قیمت) کہا جاتا ہے۔[۱]

اصطلاح شرع میں بیع کے معنٰی یہ ہیں کہ دو اشخاص کا ایک دوسرے کے مال کو مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا، بیع (خرید و فروخت) کبھی قول سے ہوتی ہے کبھی فعل سے۔ اگر قول سے ہو تو اس معاملے کے ارکان ایجاب و قبول ہیں۔ مثلاً سودا طے کرنے والے دونوں فریقین ایک دوسرے سے یہ کہیں "میں نے بیچا، دوسرا کہے میں نے خریدا بعض اوقات یہ سودا الفاظ سے نہیں بلکہ ان کے فعل سے انجام پائے جیسے چیزوں کا تبادلہ وغیرہ۔

خرید و فروخت کی شرعی حیثیت

معاملۂ خرید و فروخت مباح ہے۔ قرآن پاک میں بیشتر مقامات پر اس کا تذکرہ آیا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے " یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ "[۲] ترجمہ: "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ؛ ہاں اگر باہمی رضامندی سے تجارت ہو تو حرج نہیں"۔ ایک اور جگہ ارشادِ خداوندی ہے: "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (۸۷) وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ "[۳] ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ نے جس چیز کو حلال کیا ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کہو اور حد سے تجاوز نہ کرو، حد سے گزرنے والوں کو خدا تعالیٰ دوست نہیں رکھتا اور اللہ نے جو تمہیں روزی دی ہے ان میں سے حلال طیب کو کھاؤ اور خدا سے ڈرو۔ جس پر تم ایمان لائے ہو۔"

ان آیاتِ مبارکہ میں حلال طریقوں سے مال کمانے کی ترغیب دی گئی ہے اور ناجائز و حرام ذرائع سے روزی حاصل کرنے کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے تجارت خرید و فروخت سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ "[۴] ترجمہ: "آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق مت کھاؤ اور حکام کے پاس اس معاملے کو اس لیے نہ لے کے جاؤ کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصّہ گناہ کے ساتھ جانتے ہوئے کھا جاؤ۔"

احادیثِ نبویہ ﷺ سے بھی خرید و فروخت کے معاملات کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ بے شمار احادیث نبویہ کتاب البیوع کے عنوان کے تحت کتبِ احادیث میں تفصیلاً موجود ہیں جن میں سے چند ایک یہاں بیان کی گئی ہیں۔

خرید و فروخت میں سہولت اور عدل و احسان کی ترغیب دی گئی ہے اور جو اپنا حق طلب کرے تو سختی سے بچنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ ان تاجروں کی کمائی ہے کہ وہ بات کریں جھوٹ نہ بولیں، جب کسی شے کو خریدیں تو اس کی مذمت نہ کریں اور جب اپنی چیزیں بیچیں تو ان کی تعریف میں مبالغہ نہ کریں۔ اور ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ کریں اور جب ان کا کسی کے ذمے ہو تو سختی نہ کریں۔[۵]

تجارت میں عیب چھپانا اور جھوٹ بولنا ان دونوں سے برکت چلی جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "بیچنے والے اور خریدنے والے کو یہ اختیار ہے کہ جب تک دونوں جُدا نہ ہو جائیں، جب جدا ہو جائیں، ان میں سے ایک نے دوسرے کو اختیار دیا اور اس شرط پر بیع کا معاملہ کر لیا تو بیع واجب ہو گئی اور اگر بیع کرنے کے بعد ایک دوسرے سے

جُدا ہوگئے اور ان میں سے کسی نے بیع کا انکار نہ کیا تو بیع ہوگئی۔"[6]

بیع (خرید و فروخت) میں دھوکہ دہی سے منع فرمایا گیا ہے۔ ایک شخص نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ اس کو بیع میں دھوکہ دیا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تم خرید و تو کہو کہ مجھے دھوکہ نہ دو۔[7]

خرید و فروخت کی شرائط

خرید و فروخت کا معاملہ طے کرتے وقت شریعت اسلامی کے اصولوں و قوانین کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ حلال طریقوں سے منافع حاصل کیا جاسکے۔ خرید و فروخت کے مسائل اور ان کی شرائط تفصیلاً کتب فقہ میں موجود ہیں یہاں ان کا مختصر سا جائزہ لیا گیا ہے۔

بیچنے اور خریدنے والے دونوں فریقین کا عاقل و سمجھدار ہونا معاملے کی شرطِ اوّل ہے۔ پاگل بے سمجھ بچے کا طے کیا ہوا معاہدہ درست نہیں سمجھا جائے گا۔ معاملہ (خرید و فروخت) طے کرتے وقت دونوں فریقین کے درمیان جو گفتگو ہوتی ہے جس سے یہ سودا طے پاتا ہے ان کے الفاظ ایجاب و قبول میں موافقت کا ہونا لازمی امر ہے۔ ایجاب و قبول کا ایک ہی مجلس میں طے ہوجانا ضروری ہے، دونوں فریقین کا معاملے پر راضی ہونا لازمی ہے، جس شے سے متعلق سودا طے ہوا اُس کی موجودگی ضروری ہے اور بیچنے والے کا مطلوبہ شے پر قبضہ ہونا معاملے کی درستگی کے لیے لازمی ہے۔ سمجھنے اور خریدنے والے کے مابین متعلقہ شے کی قیمت کا طے ہوجانا ضروری ہے تاکہ معاملہ نزاع اور جھگڑے فساد کے بغیر قائم رہ سکے۔ ایک دفعہ سودا طے ہو جانے کے بعد فریقین کو سودے کے منسوخ کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ سوائے چند ایک صورتوں کے (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو بہارِ شریعت) خرید و فروخت کے معاملے میں خریدار بسا اوقات فوراً قیمت ادا کردیتا ہے تو کبھی تاخیر سے ایسی صورت میں قیمت کا ایک وقت معین کردیا جائے تاکہ دونوں فریقین کے مابین فساد ہونے کا اندیشہ نہ ہو جو معیاد فریقین مقرر کریں اس کی پابندی کرنا دونوں پر لازم ہے۔[8]

چیزوں کے تبادلے میں ناپ اور تول سے بھی بیع (خرید و فروخت) ممکن ہے، لیکن اس صورت میں دونوں اشیا کا وزن میں برابر ہونا لازمی ہے۔

تحقیق رضا

امام احمد رضا نے علم معاشیات کے مختلف معاملات کی طرح خرید و فروخت کے مسائل کو نہایت ہی دقیق اور منفرد انداز سے بیان کیا ہے اور بیع کی تمام اقسام پر جامع انداز میں تحقیقات پیش کیں ہیں۔ اور ان میں موجود وہ تمام قباحتیں جو شرعی اعتبار سے اس معاملے کو ناقص کردیتی ہیں جن کی وجہ سے یہ معاملہ باطل و فاسد ہونے کا اندیشہ ہے ان کی تفصیل آپ کی تصنیفات میں ملتی ہے۔

بیع (خرید و فروخت) اور لین دین کے معاملات امام احمد رضا نے تملیک کے موضوع کے تحت بیان کیے ہیں۔ ہبہ، اجارہ، خرید و فروخت یہ سب عقود تملیک بلاعوض کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اجارہ سے متعلق تحقیق میں اپنے ایم فل کے مقالے میں پیش کرچکی ہوں۔ ہبہ کا موضوع تفصیل طلب ہے جس پر انشاء اللہ مضمون ماہنامہ معارف میں پیش کیا جائے گا۔ خرید و فروخت جو اس تحقیقی مقالے کا موضوع ہے۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں یہ تملیک بلاعوض ہے[9] خرید و فروخت کے معاملے کو طے کرتے وقت دونوں فریقین بیچنے اور خریدنے والے کے مابین جو حتمی گفتگو ہوتی ہے ان الفاظ کو شرع میں ایجاب و قبول کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

یہ جو الفاظ ہوتے ہیں جن سے کوئی بھی معاملہ یا سودا طے پاتا ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ شے کا مالک کسی دوسرے شخص کو کردیا اور بدلے میں قیمت وصول کرلی گئی۔ بیچنے والے کے کلام کو ایجاب اور خریدنے والے کے کلام کو قبول کیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ کسی بھی زبان میں استعمال ہوسکتے ہیں، لیکن ان کے لیے مستقبل کا صیغہ استعمال نہ کیا جائے، مثلاً کسی ایک شخص نے کہا میں یہ شے بیچتا ہوں، دوسرا کہے میں خریدوں گا۔ ان میں مستقبل کا صیغہ استعمال ہو رہا ہے۔ یہ صیغہ خرید و فروخت کے معاملے میں استعمال نہیں ہونا چاہیے۔[10]

معاملۂ خرید و فروخت میں جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں بعض اوقات یہ سودا ان الفاظ کے بغیر بھی طے پاجاتا ہے؛ بلکہ دونوں عاقدین کے مابین جو گفتگو ہوتی ہے وہ گفتگو ہی اس معاملے کے قبول یا طے ہوجانے کی طرف اشارہ کرتی ہے، اس میں دونوں (شے کی) قیمت مقرر کرلیتے ہیں اور کسی کاغذ پر ثبوت کے طور پر بیع نامہ لکھا جاتا ہے۔[11] الفاظ جیسے بیچنے والے کا یہ کہنا کہ میں نے یہ شے بیچی

خریدار کا یہ کہنا کہ میں نے قبول کیا یا جس نے خرید لیا یہ الفاظ معاہدے کی درستگی یا معاہدے کے قائم ہونے کے لیے لازم وملزوم نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقین بیچنے اور خریدنے والا اس سودے پر اپنی رضا مندی کا اظہار کریں اور ان کی رضا مندی ہی معاہدے کے قائم ہونے کی دلیل ہے اور یہ رضا مندی ان کے قول سے ظاہر ہو یا ان کے فعل سے، قابل قبول سمجھی جائے گی بعینہٖ الفاظ اہمیت کے حامل نہیں۔ الغرض دونوں عاقدین زبان سے اس معاملے کے لیے کوئی مخصوص الفاظ ادا نہ بھی کریں لیکن ان کے فعل سے ان کی رضا مندی کا اظہار ہوتا ہے لہٰذا معاملے درست سمجھا جائے گا۔ [۱۲]

امام احمد رضا فرماتے ہیں۔ خرید و فروخت کا معاملہ طے ہو جانے کے بعد دونوں عاقدین میں سے کسی ایک کو معاہدہ فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ خریدی ہوئی شے میں کوئی عیب ہو یا وہ کوآلٹی کے اعتبار سے ناقص ہو یہ بیع (خرید و فروخت) طے ہو چکی ہے۔ اب بیچنے والے پر لازم ہے کہ وہ شے کی قیمت لے کر خریدار کی ملکیت میں دے فروخت کنندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ خریدار جب تک شے کی قیمت ادا نہ کرے، شے اس کی تحویل میں نہ دے شرع مطہرہ کے اعتبار سے یہ بھی قاعدہ ہے کہ ایک دفعہ کوئی سودا طے پا جائے خریدار اس شے کی کل قیمت میں سے کچھ ادا کر دے یا قیمت دینا بعد میں قرار پائے، یا کچھ اقساط ادا کر دے۔ بیچنے والا خریدار کو اس شے کا مالک کر دے تب خریدار اس متعلقہ شے کو اپنی تحویل میں لے کر اس سے منافع حاصل کر سکتا ہے، خواہ وہ کرائے پر دے کر حاصل کرے یا اپنے استعمال میں لا کر، منافع خریدار کا حق ہے۔ [۱۳]

فاسد و باطل کی بحث اور امام احمد رضا

کوئی بھی معاملہ جو شرع مطہرہ کے مطابق قائم نہ ہو اور جو اصول اور باتیں شریعت اسلامی نے بیان کی ہیں اور وہ معاملہ ان اصولوں سے انحراف کرتا ہو تو یہ معاملہ باطل و فاسد ہو جاتا ہے۔

امام احمد رضا باطل و فاسد کی بحث میں فرماتے ہیں بیع (خرید و فروخت) کے رکن ایجاب و قبول ہیں اس رکن میں خلل واقع ہو تو یہ سودا باطل ہو جاتا ہے۔ باطل سے مراد یہ ہے کہ یہ سودا سرے سے قائم ہی نہ ہو۔ جیسے خریدار اور بیچنے والے دونوں میں سے ایک مجنون، پاگل یا بے شعور بچہ ہو تو یہ معاملہ باطل ہو گا، کیونکہ مجنوں یا ناسمجھ بچے کا قائم کیا ہوا سودا شرع مطہرہ کے مطابق معتبر نہیں، لہٰذا یہ سودا باطل ہو گا۔ [۱۴]

بیع فاسد سے مُراد یہ ہے کہ جس میں بیع (خرید و فروخت) کے ارکان اور محل میں نقص نہ ہو بلکہ کسی اور شے مثلاً خریدار جو قیمت ادا کر رہا ہے وہ ٹھیک نہ ہو جیسے کوئی حرام شے شراب وغیرہ اور فروخت کرنے والا خریدار کو کوئی ایسا مال دے جو چوری کا ہو یا غصب کا ہو۔ دوسرے لفظوں میں اس معاملے کے ساتھ کوئی ایسی شرائط منسلک کر دی جائیں جو اس معاملے کو فاسد کرنے کا باعث بنیں۔ ایسی چیزیں بیع کو فاسد کر دیتی ہیں۔ فریقین پر فاسد بیع کا فسخ کرنا لازم ہے۔ یا وہ دوبارہ از سر نو اس معاملے کو قائم کریں، کیونکہ فاسد بیع حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر دونوں فریقین اس معاملے کو ختم نہ کریں تب حاکم شرع زبردستی اس کو منسوخ کریں۔ [۱۵]

امام احمد رضا اس باطل و فاسد بیع کی چند صورتیں بیان کرتے ہیں جو یہ ہیں: خرید و فروحت کے معاملے میں فریقین پر لازم ہے کہ وہ قیمت متعین کر لیں خریدار اور بیچنے والا دونوں ایک مقرر قیمت پر متفق ہو جائیں یہ اس معاملے کی شرط اولین ہیں۔ قیمت مجہول ہو، نامعلوم ہو، تو ایسی بیع فاسد ہو گی [۱۶]

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ بعض اوقات بیچنے والا خریدار کو شے بیچ دیتا ہے۔ خریدار قیمت ادا کر کے اپنی ملکیت میں لے لیتا ہے کہ معاملہ ختم ہو گیا بعد میں دونوں فریقین کے مابین یہ بات طے ہوتی ہے کہ سمجھنے والا یہ کہے کہ میرے پاس جب بھی روپے ہوں میں کچھ زیادہ قیمت ادا کر کے تم سے دوبارہ یہ شے خرید لوں گا۔ تم میرے ہاتھ یہ چیز بیچ دینا، پھر جو ایگریمنٹ ان کے مابین طے ہوا اس کو ایک کاغذ پر تحریر کر لیں کہ ان میں سے ایک بھی اپنے وعدے سے انکار نہ کر دے۔ مثلاً بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے فلاں شے بکر کے ہاتھ تین ہزار روپے میں فروخت کی۔ بکر نے تین ہزار روپے ادا کر کے وہ شے خرید لی۔ اب دونوں میں یہ وعدہ ہوا کہ بیچنے والا کہے کہ میں جب چاہوں یہ تین ہزار روپے یا کچھ زیادہ ادا کر کے تم سے یہ شے دوبارہ خرید لوں اسے میرے ہاتھ فروخت کرنے میں تمہیں کوئی عذر نہیں ہو گا۔ امام احمد رضا اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہیں کہ یہ شرط فاسد نہیں ہے، بلکہ معاہدہ تو جو قیمت لینے اور شے دینے سے دونوں کے مابین ختم ہو گیا

اب الگ سے یہ قرار داد دونوں کے مابین ہوئی اس سے اصل معاملے پر کوئی اثر نہیں پڑا لہٰذا اس شرط کو فاسد نہیں کہا جائے گا اور یہ معاملہ فاسد نہیں ہو گا۔[۱۷]

خرید و فروخت کا معاملہ کرتے وقت جس شے کا سودا طے کیا جارہا ہو اس کا موجود ہونا ضروری ہے، بلکہ وہ شے بیچنے والے کی ملک میں ہو اور اس وقت موجود ہو غیر مملوک کی بیع (خرید و فروخت) باطل ہو گی، کیونکہ نبی ﷺ نے اس شے کی بیع سے منع فرمایا جو آدمی کے پاس نہ ہو[۱۸]

خرید و فروخت کا معاملہ باطل کرنے والی یہ شرط بھی ہے کہ درخت کو اس شرط پر خرید اجائے کہ اس کے کٹوانے کی ذمہ داری بیچنے والے پر عائد کی گئی تو ایسی بیع فاسد ہو گی۔ درخت کو کاٹنے کے لیے بیچا جائے اس کا کاٹنا خریدار کی ذمّے داری ہے۔[۱۹] اسی طرح پھل کا پھول بیچنا حرام و ناجائز ہے، بیج یا پھول پر فصل کی بیع ناجائز ہے۔ اس طرح کھیت جو تیار ہو اور اس قابل ہو کہ اسی وقت کاٹ لیا جائے گا تب بھی اس کی فروخت جائز ہے لیکن اگر پکانہ ہو فصل تیار نہ ہو اس وقت تک خرید و فروخت ناجائز ہے۔ اس طرح قبرستان کی بیع ناجائز و حرام ہے[۲۰]

حرام اشیا جیسے شراب، افیون وغیرہ ان کی خرید و فروخت ناجائز ہے خارجی استعمال یا علاج معالجے کی ادویات میں بقدرِ ضرورت استعمال ہو اس صورت میں ان کی فروخت جائز ہے بصورت دیگر یہ اشیا حرام ہیں اور ان کی خرید و فروخت ناجائز و حرام ہے۔[۲۱] وہ جانور جو مردار ہو گیا بغیر ذبح شرعی کے مر گیا اس کا بیچنا حرام ہے۔ کھال وغیرہ کو دھوپ میں سکھا کر بیچنا جائز ہے۔ اس طرح کسی (زندہ) جانور جیسے گائے بکری کو بغیر کھال کے خریدنا یعنی صرف گوشت کو خریدا، اس طرح خریدنا ناجائز ہے۔[۲۲] چوری کا مال دانستہ خریدنا حرام ہے بلکہ اگر معلوم ہو جائے کہ یہ بیچنے والے کی ملک نہیں، تو اس کا خریدنا ناجائز ہے۔

وہ اشیا جو خالص نہیں یعنی ملاوٹ والی ہیں شرع کے مطابق ایسی اشیا کی فروخت اس صورت میں جائز ہے کہ بیچنے والا ان کا عیب صاف بیان کر دے خریدار سے چھپائے نہیں یا خریدنے والے کو صاف نظر آرہا ہو کہ اس شے میں ملاوٹ ہے اور جانتے ہوئے بھی وہ شے خریدے یہ الگ نوعیت ہے مگر بیچنے والے پر لازم ہے کہ وہ شے کا ناقص ہونا چھپائے نہیں بلکہ خریدار پر ظاہر کر دے کہ اس شے میں خرابی ہے۔ ملاوٹ، عیب کو چھپانا بیچنے والے کو زیب نہیں دیتا۔ امام ابو حنیفہ بھی فرماتے ہیں: ایسی گندم جس میں جو ملے ہوئے ہوں اور صاف نظر آرہے ہوں تب خریدار خریدے تو جائز ہو گا۔ اگر گندم کو جو سمیت پیس لیا جائے تو اب بیان کیے بغیر نہ بیچے[۲۳] احادیثِ مبارکہ میں اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

خلاصہ تحقیق

بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق لین دین خرید و فروخت کے معاملات میں تبدیلی آچکی ہے شرع مطہرہ نے ان معاملات کی تشریح فرمائی ہے۔ ان کے مطابق امام احمد رضا نے ان تمام پہلوؤں پر تحقیق کی جن سے کوئی بھی معاملہ فاسد و باطل ہو جاتا ہے خرید و فروخت کے معاملات کس طرز پر طے ہونے چاہییں، اس معاملے کے لیے جو باتیں ضروری اور بنیادی ہیں، ان پر آپ نے تحقیق کی ہے۔ دورِ حاضر میں آپ کی اس تحقیق کو سامنے رکھ کر لین دین کے معاملات طے کیے جائیں۔

نتائج

خرید و فروخت کو شرع مطہرہ کے اعتبار سے جائز بنایا اور حلال طریقوں سے ان پر منافع حاصل کیا جاسکتا ہے۔ وہ تمام باتیں جو اس معاملے کو فاسد و باطل کرنے کا باعث بنتی ہیں جیسے قیمت کا متعین نہ کرنا، حرام اشیا کی خرید و فروخت، فاسد شرائط ان تمام چیزوں کو عقد طے کرتے وقت مد نظر رکھا جائے۔ امام احمد رضا نے خرید و فروخت سے متعلق معاملات کی تشریح فرمائی جن سے راہ نمائی حاصل کر کے اس عقد کو شرع مطہرہ کے مطابق قائم کیا جاسکتا ہے۔

عملی اطلاق

شرع مطہرہ نے خرید و فروخت کے معاملات کی تشریح فرمائی تا کہ امت مسلمہ کے مابین لین دین کے معاملات، قرآن و سنت کی روشنی میں طے ہوں۔ دورِ حاضر میں خرید و فروخت کے لیے مختلف قسم کی مارکیٹیں معرضِ وجود میں آچکی ہیں، ایسا علاقہ جہاں خرید و فروخت کرنے والے ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرتے ہیں خواہ یہ رابطہ بلا

واسطہ ہو یا بالواسطہ، اس کا تعلق صرف ملکی سطح تک محدود نہیں بلکہ بین الاقوامی منڈیوں میں اشیا کی خرید و فروخت مالک ملک کی اشیا دوسرے ملک بھیجی جاتیں ہیں تمام ممالک اپنی ضروریات کے لیے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ مختلف ممالک کے درمیان تجارت ہو رہی ہے بین الاقوامی تجارت کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔

دورِ حاضر میں جو خرید و فروخت کے معاملات ہیں اُن کو شرع اسلامی کے مطابق قائم کیا جائے۔ اشیا کی لین دین خرید و فروخت میں بینکنگ سسٹم آج کل اہمیت اختیار کر گئے ہیں، بہت سی اشیا کی خرید بینکوں سے اقساط پر حاصل کی جارہی ہیں۔ ان تمام معاملات میں شرع مطہرہ کے بتائے ہوئے اصولوں اور امام احمد رضا کی تعلیمات سے مدد لی جاسکتی ہے۔

مصادر و مراجع

۱۔ بہارِ شریعت، مولانا امجد علی اعظمی، حصہ ۱۱، ص ۸، مکتبۃ المدینہ، ۲۰۰۹ء۔
۲۔ القرآن الحکیم، ۴/ ۲۹۔
۳۔ القرآن الحکیم، ۵/ ۸۷،۸۸۔
۴۔ القرآن الحکیم، ۶/ ۱۸۸۔
۵۔ شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴۸۵۴۰، ج ۴، ص ۲۲۱۔
۶۔ صحیح بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ج ۱، ص ۱۴۷۔
۷۔ ایضاً، ج ۱، ص ۴۴۷۔
۸۔ ایضاً، ج ۱، ص ۴۴۷۔
۹۔ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ (مع تخریج عربی عبارات)، امام احمد رضا بریلوی، ج ۱۷، ص ۸۱، رضا فاونڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور، ۲۰۰۹، تعلیقاتِ رضا (ترجمہ علامہ صدیق ہزاروی) ص ۱۵۷۔
۱۰۔ ایضاً، ص، ۸۱۔
۱۱۔ ایضاً، ص، ۸۱۔
۱۲۔ ایضاً، ص ۸۱۔
۱۳۔ ایضاً، ص ۸۷،۸۹۔
۱۴۔ ایضاً، ص، ۱۴۲۔
۱۵۔ ایضاً، ص، ۱۴۳۔
۱۶۔ ایضاً، ص ۱۶۵۔
۱۷۔ ایضاً، ص ۱۵۶۔
۱۸۔ ایضاً، ۱۵۸۔
۱۹۔ ایضاً، ص ۱۵۳۔
۲۰۔ ایضاً، ص ۱۷۱۔
۲۱۔ ایضاً، ص ۱۷۰۔
۲۲۔ ایضاً، ص ۱۶۱، ۱۶۲۔
۲۳۔ ایضاً، ص ۱۵۰۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں، حدائق بخشش)

یہ کس شہنشہِ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے
(علامہ محمد مصطفیٰ رضا خاں، سامانِ بخشش)

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
(مفتی احمد یار خاں نعیمی، دیوانِ سالک)

وفیات

خلیفۂ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ حضرت مبلغ اعظم شاہ محمد عبد العلیم صدیقی علیہ الرحمۃ کی صاحبزادی اور قائدِ ملّتِ اسلامیہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کی ہمشیرہ ڈاکٹر عزیزہ اقبال، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی کے سرپرستِ اعلیٰ جناب حاجی محمد رفیق برکاتی پردیسی صاحب کے چچا اور سسر جناب حاجی ابو بکر پردیسی صاحب، اور ادارے ہی کے بانی رکن جناب حاجی عبد اللطیف قادری آدمانی صاحب کی ہمشیرہ اور ادارے کے معاونِ خصوصی جناب امجد سعید صاحب کی والدہ انتقال فرما گئیں ہیں۔ انا للہ وانّا الیہ راجعون۔ ادارے کے جملہ اراکین ان چاروں مرحومین کی مغفرت و بلندیِ درجات اور تمام لواحقین کے صبر جمیل کے لیے دعا گو ہیں۔

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی اور برصغیر کی سیاسی تحریکات

ڈاکٹر محمد حسن امام

Abstract: Undoubtedly, coming in being of Pakistan was a great event. It was an astonishing revolution according to its effect & conclusions. Actually, Pakistan was neither made because of any need of time & expedience nor a support of any party (Person) or Power and result of conspiracy. But it was achievement of continuous mental and intellectual & practical efforts. Further it was a logical result of continuous events & situation after 1857. Then there is not only a single moment, so many moments and activities were behind this revolution. But this is the reality that religious, political, traditional, cultural, social, economical, psychological activities were also behind the aim of Pakistan was never only to divide Hind (Subcontinent).

تحریکِ خلافت کے پردے میں ہندو سوراج کا جو خواب دیکھ رہے تھے وہ شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا حالانکہ ۱۹۲۰ء میں تحریکِ خلافت کے ساتھ ساتھ تحریکِ ترکِ موالات بھی شروع کی گئی مگر یہ دونوں تحریکیں جس بنیاد پر چلائی جارہی تھیں وہ سلطان عبدالحمید کی سلطنت تھی جس کو خلافت شرعیہ بنا کر دکھایا گیا تھا مگر غازی مصطفیٰ کمال پاشا المتوفی (نومبر ۱۹۳۸ء)(ف) نے اس کو ختم کرکے یہ بتادیا کہ یہ خلافت شرعیہ نہ تھی بلکہ محض سلطنت اسلامیہ تھی۔ اس غیر متوقع حادثے نے ہندوستان میں تحریکِ ترکِ موالات کو بے جان کر دیا۔ ۱۹۲۲ء میں جب ترکی میں سلطان عبدالحمید کی سلطنت ختم کی گئی ہندوستان میں مسٹر گاندھی نے تحریکِ ترکِ موالات ختم کر دی اور سوراج کا وہ مقصد وحید حاصل نہ ہو سکا جس کے لیے در پردہ کوششیں کی جارہی تھی۔ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ لکھا جس کا عنوان ہے فصل الخلافۃ (۱۹۲۲ء) اور لقب ہے سوراج در سوراج۔[۳۱] اس رسالے میں مسئلۂ خلافت اور ترکوں کے ہاتھوں خاتمۂ خلافت پر بحث کی ہے۔ ایک اور رسالہ جس کا نام طرق الھدی والا رشادالی احکام الامارۃ الجہاد لکھا[۳۲] اس رسالے میں بھی مسئلۂ خلافت و جہاد، ہندو مسلم اتحاد، ترکِ موالات، فتنۂ ارتداد اور گاؤکشی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

تحریکِ خلافت سے مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی علیٰحدگی کے بارے میں جن وجوہات کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں ایک وجہ خلافت شرعیہ کے لیے قرشیت کی شرط پر ان کا تحریکِ خلافت کے لیڈروں بالخصوص مولانا عبدالباری فرنگی محلی اور مولانا ابوالکلام آزاد سے اختلاف رہا۔

تحریکِ خلافت کا طریقۂ کار اور تحریکِ خلافت کے جو مخفی مقاصد تھے اُن کا اظہار مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر تحریروں میں ملتا ہے۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''مقصد بتایا جاتا ہے مقدسہ مقامات کی حفاظت، اس میں کون مسلمان خلاف کر سکتا ہے اور کارروائی کی جاتی ہے کفار سے اتحاد، مشرک لیڈروں کی غلامی و تقلید، قرآن و حدیث کی عمر کو بت پرستی پر نثار کرنا[۳۳] مسلمانوں کا قشقہ لگانا[۳۴] کافروں کی جے بولنا، رام لچھمن پر پھول چڑھانا[۳۵] رامائن کی پوجا میں شریک ہونا[۳۶] مشرک کا جنازہ اپنے کندھوں پر اُٹھا کر اس کی جے بول کر مرگھٹ لے جانا[۳۷] کافروں کو مسجد میں لے جاکر مسلمانوں کا وعظ سنانا[۳۸] شعائر اسلام قربانی گاؤ کا کفار کی خوشامد میں بند کرنا۔[۳۹] ایک ایسے مذہب کی فکر میں ہونا جو اسلام و کفر کی تمیز اُٹھادے اور بتوں کے معبد پر آگ کو مقدس ٹھہرائے[۴۰] اور اس طرح بہت سے اقوال، احوال افعال جن کا پانی سر سے گزر گیا جنہوں نے اسلام پر یک سر پانی پھیر دیا۔ کون مسلمان موافقت کر سکتا ہے؟ ان حرکات کے رد میں فتوے لکھے گئے اور لکھے جارہے ہیں اس سے زیادہ کیا اختیار ہے؟ پاکی ہے اسے جو مقلب القلوب والا بصار ہے۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔[۴۱]

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن گمراہیوں کا ذکر کیا ہے یہ اس وقت ظہور میں آئیں جب حفاظت خلافت اسلامیہ اور اماکن مقدسہ کے لیے کوشش کی جارہی تھی اور اس کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائی جارہی تھی لیکن نتیجہ بقائے اسلام کے بجائے فنائے اسلام کی صورت میں نظر آرہا تھا۔ درد مندوں اور عاقبت اندیشوں

کے فکر و عمل کا یہ تضاد یقیناً تشویشناک اور حیرت ناک تھا۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ نے ان بے راہ رویوں کے خلاف قلمی جہاد کیا اور اسلام کی خاطر اپنے عزیز ترین دوستوں سے بھی اختلاف کیا اور کئی رنجشیں مول لیں۔[42] انہوں نے بہت پہلے ۱۹۱۲ء میں مسلمانانِ عالم کی بالعموم اور مسلمانانِ ہند کی بالخصوص حالت زار کو سدھارنے کے لیے ایک رسالہ تحریر کیا تھا جس کا عنوان:

"تدبیر فلاح و نجات و اصلاح"[43]

یہ رسالہ کولکتہ اور رام پور سے شائع ہوا، اس میں بہت سی مفید تدابیر تحریر تھیں جن پر عمل کیا جاتا تو مسلمانوں کی سیاسی اور معاشی حالت سدھر جاتی مگر بہت بعد میں عمل کیا گیا، پھر تقریباً ۱۹۱۷ء میں جماعت رضائے مصطفیٰ (بریلی) قائم کی جس نے مسلمانانِ ہند کو جذبات کے سیلاب میں بہنے سے روکنے کے لیے حتی الوسع کوشش کی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان جذبات سے اتنے مغلوب ہو چکے تھے کہ اس طرح توجہ نہ دی جس کا اندازہ اس تحریر سے ہوتا ہے جو جماعت رضائے مصطفیٰ کی طرف سے جاری کی گئی۔ "نہایت افسوس سے عرض کیا جاتا ہے کہ باوجود ان ضروری سے ضروری، اہم سے اہم کارہائے دین کے انجام دینے اور حسابات شائع کر کے اطمینان کر کے اطمینان کر دینے کے بھی آپ حضرات نے جماعت مبارکہ کی طرف وہ توجہ نہ فرمائی جس کی وہ مستحق ہے۔"[44]

اسی زمانے میں "انصار الاسلام" کے نام سے ایک تنظیم بریلی میں قائم کی گئی، جس کی طرف سے متعدد مقامات پر جلسے ہوئے جن میں مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کے صاحب زادگان کی حفاظت سلطنتِ ترکیہ اور ترکوں کی جائز و مفید اعانت اسلام اور مسلمانوں کی دشمنانِ دین سے حفاظت اور مسلمانانِ ہند کی اخلاقی، معاشرتی تمدنی اور اقتصادی مفاد کی طرف سے رہنمائی کرنا تھا۔[45]

۱۹۲۰ء میں جب تحریکِ ترکِ موالات شروع ہوئی اور اس کے نتیجے میں ہندو مسلم اتحاد شباب پر پہنچا تو بقائے وحدت ملت اسلامیہ اور ہندو مسلم اتحاد کے خلاف مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ نے سخت جدوجہد کی اور عین مرض الموت میں ایک رسالہ تحریر فرمایا جس کا عنوان ہے:

"المحجة المؤتمنة فی آیة الممتحنة" (۱۹۲۰ء)

یہ رسالہ شدید علالت کے زمانے میں لکھا گیا اس سے مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے اخلاص و دل سوزی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مولانا ظفر الدین کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"۱۲ر ربیع الاول (۱۳۳۹ھ) سے طبیعت ایسی علیل ہوئی کہ کبھی نہیں ہوئی تھی، چار چار پہر پیشاب بھی بند رہا میں نے وصیت نامہ بھی لکھوا دیا تھا۔ اللہ رب العزت نے فضل کیا مرض زائل ہوا مگر آج دو مہینے کامل ہوئے، ضعف میں فرق نہیں مسجد کو چار آدمی کرسی پر بٹھا کر لے جاتے اور کرسی پر لاتے ہیں۔ اسی حالت میں ترک موالات و ترکِ تعاون و استعانت بکفار و ادخال مشرکین، مسجد و غیرہا امور دائرہ پر ایک جواب لکھنا پڑا کہ پانچ جز سے زائد ہو گیا۔ آیۂ کریمہ ممتحنہ کی اس آیت میں بحث کافی کر دی گئی اسی کے لحاظ سے اس کا نام المحجۃ المؤتمنہ رکھا گیا یہ رسالہ چھپ رہا ہے۔"[46]

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمۃ نے اس رسالے پر ایک تحقیقی مقالہ قلم بند کیا جس کا عنوان:

"فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ اور ترکِ موالات"

یہ مقالہ ۱۹۷۱ء میں لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔[47] یہاں رسالہ المحجۃ المؤتمنہ کے مضامین کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس رسالے میں سب سے پہلے مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ نے ذمی، حربی، مستامن وغیرہ سے موالات و ترکِ موالات پر بحث کی ہے پھر آگے چل کر موالات کی قسموں پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تحقیق مقام ہے کہ موالات کی دو اقسام ہیں:

(الف) اوّل حقیقتاً۔ جس کا ادنیٰ رکون یعنی میلانِ قلب ہے پھر وِدا، پھر اتحاد پھر اپنی خواہشات سے بے خوف و طمع انقیاد، پھر تبتل۔ یہ بجمیع وجوہ کافر سے مطلقاً ہر حال میں حرام ہے۔

(ب) دوم صوریہ۔ صوریہ یہ ہے کہ دل اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو۔ یہ بحالت ضرورت و مجبوری صرف بقدر ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے۔[48]

مدارات و مداہنت کے بیچ میں موالات صوریہ کی دو قسمیں ہیں۔ برّ و اقساط اور معاشرت۔ یہ تو صورتیں موالات کی ہوئیں۔ مکمل مجرد معاملت استعانت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: تحقیق مقام بتوفیق مقام یہ ہے کہ یہاں استعانت کی تین حالتیں ہیں:

(الف) التجا
(ب) اعتماد
(ج) استحذام

(الف) التجایہ ہے کہ قلیل گروہ اپنے کو ضعیف کمزور یا عاجز پاکر، کثیر قوی طاقت ورجتھے کی پناہ لے، اپنا کام بنانے کے لیے اس کا دامن پکڑے، یہ بداہتہً اپنے آپ کو ان کے ہاتھ میں دے دینا ہو گا۔

(ب) اعتماد یہ ہے کہ وہ مساوی سے یارانہ گانٹھیں، انہیں اپنا یاور ویارو معین و مدد گار بنائیں، ان کی مدد موافق سے اپنے لیے غلبہ، عزت و کامیابی چاہیں۔ یہ اگر چہ اپنے آپ کو ان کے رحم وکرم پر چھوڑ دینا نہیں مگر ان کی ہمدردی وخیر خواہی پر اعتماد یقیناً ہے۔ کوئی عاقل خون کے پیاسے دشمن کو معین وناصر نہ بنائے گا۔۴۹؎

(ج) استحذام یہ کہ کافر ہم سے دبا ہو، اس کی چوٹی ہمارے ہاتھ میں ہو کسی طرح ہمارے خلاف پر قادر نہ ہو، وہ اگر چہ اپنے کفر کے باعث یقیناً ہمارا بد خواہ ہو گا مگر بے دست وپا ہے، ہم سے خوف وطمع رکھتا ہے، خوف شدید کے باعث اظہار بد خواہی نہ کر سکے بلکہ طمع کے سبب مسلمان کے بارے میں نیک رائے ہو۔۵۰؎

یہ تو تھیں استعانت کی صورتیں لیکن جہاں تک موالات دوستی کا تعلق ہے، اس کے متعلق مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف صاف لکھ دیا: "موالات مطلقاً ہر کافر، مشرک سے حرام ہے، اگر چہ ذمی مطیع اسلام ہو، اگر چہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریب (عزیز) ہو۔" ۵۱؎

تحریکِ ترکِ موالات کے ایک رہنما مولانا عبد الباری فرنگی محلی پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "انہیں اپنا پیشوا بنا لیا؛ صاف لکھ دیا: ان کو اپنا رہنما بنا لیا ہے جو وہ کہتے ہیں وہی مانتا ہوں میرا حال تو سردست اس شعر کے موافق ہے۔

عمرے کہ بآیات واحادیث گزشت
رفتی ونثار بت پرستی کردی ۵۲؎

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہندوؤں سے استعانت وتعاون اس لیے مضر تھا وہ ایک جگہ لکھتے ہیں: "وہ جو آج تمام ہندوؤں اور نہ صرف ہندوؤں تم سب ہندو پرستوں کا امام ظاہر وبادشاہ باطن ہے یعنی گاندھی صاف نہ کہہ چکا کہ مسلمان اگر قربانی گاؤ نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے چھڑا دیں گے۔ اب بھی کوئی شک رہا کہ تمام مشرکین ہندو دین میں ہم سے محارب ہیں۔"۵۳؎

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دشمن کی نفسیات کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"دشمن اپنے دشمن کے لیے تین باتیں چاہتا ہے۔"
۱۔ اس کی موت کہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔
۲۔ یہ نہ ہو تو اس کی جلاوطنی کہ اپنے پاس نہ رہے۔
۳۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو آخری درجہ اس کی بے پری کہ عاجز بن کر رہے۔

مخالفت کے یہ درجے ان پر طے کر دیے اور ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں، خیر خواہ ہی سمجھے جاتے ہیں۔

اولاً: جہاد کے اشارے ہوئے اس کا کھلا نتیجہ ہندوستان کے مسلمانوں کا فنا ہونا تھا۔۵۴؎

ثانیاً: جب یہ نہ بنی ہجرت کا بھرا کہ کسی طرح یہ دفع ہوں؛ ملک ہماری کبڈیاں کھیلنے کو رہ جائے۔ یا اپنی جائیدادیں کوڑیوں کے مول بیچیں یا یوں ہی چھوڑ جائیں۔۵۵؎

ثالثاً: جب یہ بھی نہ بنی تو ترکِ موالات کا جھوٹا حیلہ کر کے ترکِ معاملات پر اُبھارا کہ نوکریاں چھوڑ دو، کونسل کمیٹی میں داخل نہ ہو، مال گزاری، ٹیکس کچھ نہ دو، خطابات واپس کر دو۔ ۵۶؎ امر اخیر تو صرف اس لیے ہے کہ ظاہر نام کا وفاداری اعزاز بھی کسی مسلمان کے لیے نہ رہے اور ہر شعبے اور محکمے میں صرف ہنود رہ جائیں۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالے کے آخر میں مسلمانانِ ہند سے یہ درد بھری اپیل کی تھی۔

"تبدیل احکام الرحمٰن اور اختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اُٹھاؤ، مشرکین سے اتحاد توڑو، مرتدین کا ساتھ چھوڑو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامنِ پاک تمہیں اپنے سائے میں لے۔ دنیا نہ ملے، نہ ملے، دین تو ان کے صدقے میں ملے۔۵۷؎

تحریکِ ترکِ موالات کے زمانے میں ہندو مسلم اتحاد کا جو سیلاب امنڈا، مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سخت مزاحمت کی۔ ان کا خیال تھا کہ تحریک کے پردے میں سوراج

کے لیے راہ ہموار کی جارہی ہے۔ حقائق ومشاہدات سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اس رازِ سربستہ کو فاش کرنے کے ردِّ عمل میں مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگایا کہ وہ انگریزوں کے حامی وناصر اور ان کے تنخواہ دار ہیں۔

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس الزام کی سختی سے تردید کرتے ہوئے فرمایا: "اس کا جواب اس سے بہتر میرے پاس کیا ہے لعنت اللہ علی الکاذبین جس نے ایسا کیا ہو اس پر قیامت تک اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے نیک بندوں کی لعن ہو۔" ۵۸

مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری تحریکِ خلافت میں مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حریف تھے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر انگریز دوستی کا الزام سراسر بے بنیاد تھا جو سیاسی مقاصد کے تحت لگایا گیا تھا۔ یہ اظہارِ خیال ایک غیر مطبوعہ کتاب (خیابان رضا مرتبہ محمد مرید احمد) میں کیا گیا ہے، جس پر پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ لکھا ہے۔

دراصل مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کافر و مشرک، یہود ونصاریٰ، آتش پرست وستارہ پرست سب ہی کو مسلمانوں کا دشمن سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں: کافر بلکہ ہر فرد وفرقہ ہمارا دشمن ہے، خواہ وہ مرتد ہو، مشرک ہو، یہودی ہو، عیسائی ہو یا آتش پرست۔۵۹ لیکن ان سب میں وہ کافر ومشرک کو مسلمانوں کا دشمن جانی سمجھتے تھے۔ تاریخی واقعات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات کے زمانے میں ہندو مسلم اتحاد کی سختی سے مزاحمت کی۔

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مسٹر گاندھی کی قیادت کو مسلمانانِ ہند کے لیے مہلک سمجھتے تھے۔ اس مسئلے پر انہوں نے اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی (۱۹۲۶ء) سے سخت اختلاف کیا۔ دونوں کے درمیان تفصیلی مراسلت ہوئی جو مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۲۱ء میں تین حصوں میں بریلی سے شائع کی اس کا عنوان ہے: "الطاری الداری لھفوات عبدالباری"۔ مولانا عبدالباری مسٹر گاندھی کی قیادت پر یقین رکھتے تھے جب کہ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کو مسلمانوں کے لیے قاتل سمجھتے تھے۔ مولانا عبدالباری جیسے پر مسٹر گاندھی کا جادو چل جانا مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے حیرت ناک تھا۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں:

یارب چہ کردست فسوں دم گاندھی
لیڈر پس رو، امام اقدم گاندھی ۶۰

خلافت کمیٹی (۱۹۱۹ء) میں مسٹر گاندھی اور دوسرے ہندو کو صدر ممبر بنایا گیا دوستی ومحبت اس حد تک پہنچی کہ ہندو لیڈروں کی موت پر مساجد میں فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔ ان دل خراش حالات کو دیکھ کر مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ دل سوزی کے ساتھ کہتے ہیں۔

مرتد راصدر ومشرکاں را ارکاں
کردند مرتد واصنا میاں
ہم نماز، ہم دعوت عفو
واللہ کہ مسخ شد زولہا ایمان ۶۱

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کسی طرح گوارہ نہ کرتے تھے کہ مسلمان گاندھی کے لیے سواری کا کردار کریں۔ اقبال نے کہا تھا:

ع ایّام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر!

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی مسلمانانِ ہند کو اس اولوالعزمی اور غیرت کا درس دیتے ہوئے نصیحت کرتے ہیں:

مشرکے نہ بکود سواری باید کرد

مسٹر گاندھی تحریکِ خلافت میں مسلمانوں کے ہم نوا تھے مگر اندرونِ خانہ وہ مسلمانوں کی اس سیاسی بیداری سے اپنا مدعا حاصل کرنا چاہتے تھے، وہ مدعا سوراج یعنی ہندوراج کے سوا کچھ نہ تھا۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی بصیرت نے اس راز کو پالیا تھا۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں:

گاندھی پا سوراج دلش بشگافد ۶۲

اسی لیے مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا خیال تھا کہ تحریکِ خلافت میں مسٹر گاندھی کی شرکت سے اور تحریکِ ترکِ موالات میں مسٹر گاندھی کی قیادت سے سراسر ہندوؤں کو فائدہ ہوگا

اور مسلمانوں کو نقصان۔ چنانچہ وہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

از بازوئے تو نظـام دین گاندھی ست
قائم نہ تو انتظـام دین گاندھی ست

اور یہ کوئی جذباتی تاثرات نہ تھے بلکہ حقائق کی روشنی میں دیکھا جائے تو صحیح معلوم ہوتے ہیں۔

مسلم علماء عمائدین کی مسٹر گاندھی سے وابستگی کی وجہ سے پروفیسر کوئی مالینوں (فرانس کے مشہور مستشرق ۱۸۸۳ء) مسٹر گاندھی سے اس حد تک متاثر نظر آتا ہے کہ وہ یہاں تک لکھ گیا کہ:

Who was the last of saints ؁۶۳

یعنی مسٹر گاندھی "خاتم الاولیاء" تھے۔ اگر مسلمان علما وعمائدین مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی کی نصیحت پر عمل کرتے اور اس کے ہم نوا نہ ہوتے تو پروفیسر موصوف اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوتا۔

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سیاسی و معاشی و مذہبی سطح پر یہود و نصاریٰ اور کفار مشرکین سب مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ اس لیے یہ کہنا کہ ہندوؤں کے ساتھ مروت کا برتاؤ کرو اور انگریز کے ساتھ نفرت وحقارت کا، سراسر حماقت ہے۔ ان میں سے کوئی ایک نہ دوستی کے لائق ہے اور نہ مروت ومحبت کے۔

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

کافر، ہر فرد وفرقہ دشمن مارا
مرتد، مشرک، یہود و گبر و ترسا
مشرک رابندہ باش و بانصرانی
ہر کار حراء این ست زشیطان فتویٰ ؁۶۴

یہود و نصاریٰ اور ہندو کے چنگل سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے جہاں قوت ایمانی کی ضرورت تھی وہاں معاشی واقتصادی قوت کی بھی ضرورت تھی۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر وتقریر کے ذریعے ایک طرف ملّتِ مسلمہ کی قوت ایمانی کی پاس داری کی تو دوسری طرف معاشی واقتصادی قوت حاصل کرنے کے لیے ایک لائحہ عمل پیش کیا۔ چنانچہ ۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۳۱ھ کو کلکتہ سے ایک مفتی حاجی لعل خاں نے استفتا بھیجا جس میں سوال کیا گیا تھا:

۱۔ ارشاد ہو کہ آج کل مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ ؁۶۵

۲۔ امداد ترک کا کیا طریقہ ہو؟ ؁۶۶

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سوالات کے جواب میں ایک رسالہ لکھا جس کا عنوان ہے "تدبیر فلاح ونجات واصلاح" اس رسالے میں مذکورہ بالا سوالات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "آپ پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ اس کا جواب میں کیا دے سکتا ہوں؟ اللہ عزوجل نے تو مسلمانوں کے جان و مال جنت کے عوض خریدے ہیں:

ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ (سورۃ توبہ، آیت ۱۱۱)

مگر ہم ہیں کہ مبیع دینے سے انکار اور ثمن کے خواستگار۔ ہندی مسلمانوں میں یہ طاقت کہاں کہ وطن و مال و اہل وعیال چھوڑ کر ہزاروں کوس جائیں اور میدانِ جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیں، مگر مال دے سکتے ہیں: اس کی حالت بھی سب آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ وہاں مسلمانوں پر یہ کچھ گزر رہی ہے یہاں وہی جلسے ہیں، وہی رنگ، وہی تھیٹر، وہی اُمنگ، وہی تماشے، وہی بازیاں، وہی غفلتیں، وہی فضول خرچیاں۔ ایک بات کی بھی کمی نہیں۔" ؁۶۷ بہتر ہے کہ مسلمان اپنی سلامت روی پر قائم رہیں، کسی شریر قوم کی چال نہ سیکھیں اپنے اُوپر مفت کی بدگمانی کا موقع نہ دیں۔ ؁۶۸

پھر ملت اسلامیہ کی اخلاقی ومعاشی فلاح وبہبود کے لیے اپنی تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اولاً: باستثنا ان معدودباتوں کے جن میں حکومت کی دست اندازی ہو، اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیتے، اپنے سب مقدمات اپنے آپ فیصل کرتے، یہ کروڑوں روپے جو اسٹامپ و وکالت میں گھسے جاتے ہیں گھر کے گھر تباہ ہوگئے اور ہوئے جاتے ہیں محفوظ رہتے۔ ؁۶۹

ثانیاً: اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدتے کہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہتا اپنی حرفت وتجارت کو ترقی دیتے کہ کسی چیز میں دوسری قوم کے محتاج نہ رہتے۔ یہ نہ ہوتا کہ یورپ وامریکہ والے چھٹانک بھر تانبا کچھ صناعی کی گھڑنت کر کے، گھڑی وغیرہ نام رکھ کر آپ کو دے جائیں اور اس کے بدلے پاؤ بھر چاندی آپ سے لے جائیں۔ ؁۷۰

ثالثاً: بمبئی کلکتہ، رنگون، مدارس، حیدرآباد وغیرہ کے تونگر مسلمان اپنے بھائی مسلمانوں کے لیے بینک کھولتے، سود شرع نے حرام قطعی

فرمایا ہے مگر اور سو طریقے نفع لینے کے حلال فرمائے ہیں جن کا بیان کتبِ فقہ میں مفصل ہے؛ اسی کا ایک نہایت آسان طریقہ کتاب کفل الفقیہ الفاہم میں چھپ چکا ہے۔ ا؎

رابعاً: سب سے اہم، سب کی جان سب کی اصل اعظم وہ دین متین تھا جس کی رسی مضبوط تھامنے نے اگلوں کو مدارج عالیہ پر پہنچایا، چاردانگ عالم میں ان کی ہیبت کا سکہ بٹھایا، نان شبینہ کے محتاجوں کو بلند تاجوں کا مالک بنایا اور اس کے چھوڑنے میں پچھلوں کو یوں چاہ ذلت میں گرایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم ۲؎

مندرجہ بالا چار تجاویز پیش کرنے کے بعد اس کی روشنی میں مسلمانان ہند کی حالت کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اوّل پر یہ عمل ہے کہ گھر کے فیصلے میں اپنے دعوے سے کچھ بھی کمی ہو تو منظور نہیں اور کچہری جاکر اگرچہ گھر کی بھی جائے، ٹھنڈے دل سے پسند، گرہ گرہ پھر زمین پر طرفین سے دو دوہزار بگڑ جاتے ہیں۔ کیا آپ ان حالتوں کو بدل سکتے ہیں؟ فھل انتم منتھون؟ ۳؎

دوم کی یہ کیفیت ہے کہ اوّل تو خاندانی لوگ حرفت وتجارت کو عیب سمجھتے ہیں اور ذلت کی نوکریاں کرتے، ٹھوکریں کھانے، حرام کام کرنے، حرام مال کھانے کو فخر وعزت اور تجارت کریں بھی تو خریداروں کو اتنا حس نہیں کہ اپنی ہی قوم سے خریدیں، ہندو تجارت کی اصل جانتا ہے کہ جتنا تھوڑا نفع رکھے اتنا ہی زیادہ ملتا ہے اور مسلمان صاحب چاہتے ہیں کہ سارا نفع ایک ہی خریدار سے وصول کرلیں، ناچار خریدنے والے مجبور ہوکر ہندو سے خریدتے ہیں کیا تم یہ عادتیں چھوڑ سکتے ہو؟ فھل انتم منتھون؟ ۴؎

سوم کی یہ حالت ہے کہ اکثر امرا کو اپنے ناجائز عیش سے کام ہے، ناچ رنگ وغیرہ بے حیائی یا بے ہودگی کے کاموں میں ہزاروں، لاکھوں اڑادیں۔ وہ ناموری ہے، ریاست ہے اور مرتے بھائی کی جان بچانے کو ایک خفیف رقم دینا ناگوار۔ ۵؎

چہارم کا حال ناگفتہ بہ ہے کہ انٹرنس پاس کو رزاق مطلق سمجھا ہے۔ وہاں نوکری میں عمر کی شرط، پاس کی شرط پھر پڑھائی وہ مفید کہ عمر بھر کام نہ آئے نہ اس نوکری میں اس کی حاجت پڑے۔ ۶؎

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ نے دورِ جدید کے نصابِ تعلیم کی عدمِ افادیت اور اضاعت پر جو تنقید کی ہے وہ بڑی حد تک درست معلوم ہوتی ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ میں اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کے لیے نفع بخش نہ ہو۔" جو علم دین و دنیا دونوں کے لیے غیر مفید ہو وہی غیر مفید ہے۔ ہمارے نصابِ تعلیم میں بہت سے ایسے علوم ہیں جو رسماً پڑھائے جاتے ہیں۔ ۱۴ برس میں بی۔اے کرنے کے بعد بہت سے طاق نسیاں کی نذر ہوجاتے ہیں۔ ایک دوجن سے زندگی میں سابقہ پڑتا ہے یاد رہتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مفید تعلیم دی جائے مگر جو کچھ ہورہا ہے وہ اس کے برعکس ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے نصاب میں ایک اور خامی ہے، آرٹس اور سائنس کو الگ الگ خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آرٹس سے انسان بنتے ہیں اور سائنس سے مشین۔ انسان، مشین کا کام نہیں کرسکتا اور مشین، انسان کا کام نہیں کرسکتی اور ہم کو بیک وقت انسان و مشین دونوں کی ضرورت ہے اس لیے ضروری ہے کہ دونوں کو نصاب میں شامل کیا جائے۔

کاروبار جہاں سنورتے ہیں
ہوش جب بے خودی سے ملتے ہیں

لہٰذا دونوں علوم وفنون اسی وقت انسانیت کے لیے مفید ہوں گے۔

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ اپنی تجاویز پیش کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "یہ وجوہ ہیں، یہ اسباب ہیں، مرض کا علاج چاہنا اور سبب قائم رکھنا، حماقت نہیں تو کیا ہے جس کی زندہ مثال یہ ترکوں کا تازہ واقعہ ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم اہل الرائے ان وجوہ پر نظر فرمائیں اگر میرا خیال صحیح ہو تو ہر شہر وقصبے میں جلسہ کریں اور مسلمانوں کو ان چار باتوں پر قائم کردیں پھر آپ کی حالت خوبی کی طرف نہ بدلے تو شکایت کیجیے۔ ۷؎

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اخلاقی اور معاشی حالت سنورے بغیر ملت کا میدان جنگ میں کودنا ناعاقبت اندیشی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ ۱۹۱۲ء اور ۱۹۲۱ء کے درمیان ترکوں پر بے پناہ مصائب آئے مگر غیر منقسم ہندوستان میں ایسے حالات نہ تھے کہ مسلمان انگریزوں سے ٹکر لیتے، ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے اور

اس کی پہچان ایک دیدہ ور سیاست داں کے لیے کچھ زیادہ مشکل نہیں، یہی وجہ ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس زمانے میں کچھ زیادہ فعال نظر نہیں آتے۔ بہت عرصے بعد ۱۹۴۰ء میں وقت آیا جب ہندوستان کے طول و عرض میں آزادی کی بھرپور تحریک چلائی گئی جو بالآخر ۱۹۴۷ء میں کامیابی سے ہم کنار ہوئی۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات شدت سے محسوس کی۔ ۱۹۱۲ء اور ۱۹۲۱ء کا درمیانی عرصہ ایسا نہ تھا جس میں آزادی کے لیے کوئی کامیاب تحریک چل سکتی۔ بے بسی میں حکومت سے ٹکر لینا ان کے نزدیک مسلمانوں کے لیے مفید نہ تھا۔۷۸

مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دور میں وحدتِ ملت اسلامیہ کے لیے کوشش کی جب قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اور ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ جیسے مسلم رہنما ہندو مسلم اتحاد کے داعی تھے۔ ۱۹۱۲ء میں قائدِاعظم نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ لکھنؤ میں فرمایا: "قوموار اختلاف کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا۔" ۷۹ اور ہندو مسلم اتحاد پر قائداعظم کے غیر متزلزل یقین کو دیکھتے ہوئے مسٹر گوکھلے نے یہ پیش گوئی کی: "وہ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست علم بردار بنیں گے۔" ۸۰

ہندو مسلم اتحاد کی ان فضاؤں میں مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے وحدتِ ملی کا چراغ روشن کیا، ان کی پوری زندگی اسی مشن کے لیے وقف ہو کر رہ گئی اور اس کوشش میں انہوں نے ۱۹۲۱ء کو سفر آخرت اختیار کیا، سیاست ملتِ اسلامیہ میں مولانا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار بالکل بے داغ نظر آتا ہے۔ قائداعظم اور ڈاکٹر اقبال کے سیاسی افکار میں تبدیلی کے جہاں اور اسباب ہیں وہاں ایک بڑا سبب وحدتِ ملتِ اسلامیہ کے لیے مولانا امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بے پناہ استقامت و عزیمت بھی ہو سکتا ہے۔ جس زمین پر قائداعظم نے نظریۂ پاکستان کی بنیاد رکھی اس کی تیاری میں مولانا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

مولانا محمد علی جوہر نے ڈاکٹر محمد اقبال کے لیے کہا تھا کہ ان کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانانِ ہند کے دلوں میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لگن لگا دی، مگر یہ بہت بعد کی بات ہے؛ جس وقت ڈاکٹر محمد اقبال ہندو مسلم اتحاد کی باتیں کر رہے تھے اور اپنے ترانوں سے ہندوستانی قومیت کا جذبہ پیدا کر رہے تھے، اُسی وقت فاضل بریلوی ہندوستان کے طول و عرض میں مسلمانوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ روشن کر رہے تھے، ڈاکٹر اقبال کے ہاں فاضل بریلوی کی آواز بازگشت سنائی دیتی ہے۔

ہندوستان کے بعض سیاسی و قومی رہنما انگریزوں کو مسلمانوں کا خیر خواہ سمجھتے تھے اور ہندوؤں کو بدخواہ اور بعض رہنما ہندوؤں کو خیر خواہ سمجھتے تھے اور انگریزوں کو بدخواہ، فاضل بریلوی ہندوؤں اور انگریزوں دونوں کو مسلمانوں کا بدخواہ سمجھتے تھے، ہندوؤں کے خلاف انہوں نے جو جدوجہد کی اس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ انگریزوں کے خلاف ان کے جذبات کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب ۱۸۹۳ء میں ندوۃ العلما کا قیام عمل میں آیا تو اس کے منشور میں یہ بات بھی سامنے آئی: "گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے، اس کے معاملے سے خدا کی رضا اور ناراضی کا حال کھل سکتا ہے۔" ۸۱

مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ ندوہ کے اس خیال کی سخت گرفت کی، نہ صرف خلوت میں بلکہ جلوت میں بھی۔ چنانچہ ۱۹۰۰ء میں پٹنہ کے عظیم الشان جلسۂ عام میں (جو ایک ہفتہ جاری رہا اور جس میں ہندوستان کے سربراہ اور صوفیہ علما شریک تھے) چار گھنٹے سے زیادہ طویل تقریر میں اس قسم کے خیالات پر بھی تنقید کی اور مسلمانانِ ہند کو اس سے باز رہنے کی تلقین کی۔ اس کے علاوہ اپنے رسائل "اعلام الاعلام"، "تدبیر فلاح ونجات" اور "الطاری الداری" میں انگریزوں کے خلاف جو کچھ لکھا ہے وہ اوپر گزر چکا۔

(جاری ہے۔۔۔)

حوالہ جات

(ف): مارچ ۱۹۲۴ء میں خلافت ختم کر دی گئی اور ۲۰ر اپریل ۱۹۲۴ء کو مصطفیٰ کمال پاشا پہلے صدر جمہوریہ قرار پائے۔ (یادگار شخصیتیں، جواہر لعل نہرو، مترجم رفیق محمد ۲۰۰۴ء، ص ۲۰۴۔

۳۱۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں، فصل الخلافۃ، مطبوعہ مطبع حسنی پریس، بریلی، انڈیا۔

۳۲۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں، طرق الہدیٰ، مطبوعہ حسنی پریس، بریلی، انڈیا۔

۳۳۔ حسن نظامی، مہاتما گاندھی کا فیصلہ، مطبوعہ دہلی، ۱۹۲۰ء۔

۳۴۔ محمد سلیمان اشرف، الرشاد، مطبوعہ ۱۹۱۹ء، ص ۱۳۔

۳۵۔ محمد جمیل الرحمٰن، تحقیقات قادریہ، مطبوعہ بریلی، ۱۹۲۰ء، ص ۱۳۔

۳۶۔ محبوب علی وعبد الغفور، استفتا محررہ ذی قعدہ ۱۹۱۹ء ۱۳۳۰ھ بحوالہ تحقیقات قادریہ، (مؤلفہ جمیل الرحمٰن) مطبوعہ بریلی ۱۹۲۰ء، ص ۲۷۔

۳۷۔ محمد میاں قادری، خطبۂ صدارت، مطبوعہ سیتاپور ۱۹۲۰ء، ص ۲۹، ۳۰۔

۳۸۔ (الف) عبد النبی کوکب، مقالات یوم رضا، مطبوعہ لاہور، حصّۂ اوّل ۱۹۶۸ء، ص ۹۸، ۹۹۔

(ب) اخبارِ مدینہ (بجنور) شمارہ یکم اپریل ۱۹۲۰ء۔

۳۹۔ ماہنامہ السواد الاعظم (مراد آباد) شمارہ جمادی الاوّل ۱۳۳۸ھ۔ ۱۹۲۰ء، ص ۱۷، ۲۴۔

۴۰۔ اخبار ہمدم (لکھنؤ) شمارہ ۸ جون ۱۹۲۰ء۔

۴۱۔ ماہنامہ الرضا (بریلی) شمارہ ذی الحجہ ۱۹۲۰ء، ص ۵، ۶۔

۴۲۔ مولانا عبد الباری فرنگی محلی (۱۹۲۵ء) جن کو مولانا بریلوی "فاضلِ اکمل" کہتے تھے اور جو مولانا بریلوی کے مخصوصین میں تھے۔ تحریکِ ترکِ موالات میں مسٹر گاندھی کے ساتھ ہوگئے تھے اور ان کو اپنا قائد تسلیم کرلیا، مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے باوجود ذاتی تعلق ومحبت کے ان کا تعاقب کیا اور سخت گرفت کے نام سے تین حصّوں میں شائع ہوئی (۱۹۲۰ء)۔

۴۳۔ پروفیسر محمد رفیع اللہ صدیقی (ایم ایس کوئنز یونیورسٹی، کینیڈا) نے اپنے ایک تحقیقی مقالے میں مولانا بریلوی کے معاشی نکات کا جائزہ لیا ہے۔ یہ مقالہ بعنوان "فاضل بریلوی کے معاشی نکات" ۱۹۷۷ء میں لاہور سے شائع ہوگیا۔

۴۴۔ محمد مصطفٰی رضا خاں، طرق الہدٰی والارشاد، مطبوعہ بریلی، ص ۸۰۔

۴۵۔ السواد الاعظم (مراد آباد) شعبان المعظم ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء، ص ۶۔

۴۶۔ ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت، مطبوعہ کراچی، ص ۲۹۸۔

۴۷۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، ۱۹۷۱ء، لاہور۔

۴۸۔ بحوالہ اوراق گم گشتہ، مطبوعۂ لاہور ۱۹۶۸ء، ص ۲۵۹، ۲۶۰۔

۴۹۔ ایضاً، ص ۲۸۰۔

۵۰۔ ایضاً، ص ۲۸۰۔

۵۱۔ ایضاً، ص ۲۷۳۔

۵۲۔ ایضاً، ص ۲۸۵۔

۵۳۔ ایضاً، ص ۲۵۰۔

۵۴۔ یہاں تحریک خلافت کی طرف اشارہ ہے جس میں بے دست وپا مسلمانوں کو انگریزوں سے جنگ کے لیے آمادہ کیا جارہا تھا۔

۵۵۔ یہاں تحریک ہجرت کی طرف اشارہ ہے جس میں ہندوستان کو دار الحرب قرار دے کر مسلمانوں کو ہجرت پر مجبور کیا اور بہت سے مسلمان تباہ وبرباد ہوئے۔

۵۶۔ یہاں تحریک ترک موالات کی طرف اشارہ ہے۔

۵۷۔ احمد رضا خاں، المحجۃ المؤتمنہ بحوالہ اوراقِ گم گشتہ، ص ۲۹۹۔

۵۸۔ السواد الاعظم (مراد آباد) شمارہ جمادی الاوّل ۱۳۳۹ھ۔ ۱۹۲۰ء ص ۳۰۔

۵۹۔ محمد مصطفٰی رضا خاں، الطاری الداری، حصّۂ سوم، مطبوعہ بریلی، ص ۹۹۔

۶۰۔ احمد رضا خاں، الطاری الداری، حصّۂ سوم، ص ۹۰۔

۶۱۔ ایضاً، ص ۹۵۔

۶۲۔ ایضاً، ص ۲۹۔

۶۳۔ ایضاً، ص ۲۱۵۔

۶۴۔ احمد رضا خاں، الطاری الداری، حصّۂ سوم۔

۶۵۔ احمد رضا خاں، تدبیر ونجات واصلاح، مطبوعہ لاہور، ص ۲۔

۶۶۔ ایضاً، ص ۲۔

۶۷۔ ایضاً، ص ۴۔

۶۸۔ ایضاً، ص ۵۔

۶۹۔ ایضاً، ص ۵۔

۷۰۔ ایضاً، ص ۵، ۶۔

۷۱۔ احمد رضا خاں، کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراھم (۱۹۰۶ء)۔

۷۲۔ احمد رضا خاں، تدبیر فلاح ونجات واصلاح، مطبوعہ لاہور، ص ۶۔

۷۳۔ ایضاً، ص ۷۔

۷۴۔ ایضاً، ص ۷۔

۷۵۔ ایضاً، ص ۸۔

۷۶۔ ایضاً، ص ۸۔

۷۷۔ ایضاً، ص ۹۔

۷۸۔ احمد رضا خاں، الطاری الداری، حصّۂ سوم، ص ۹۹۔

۷۹۔ خدا بخش اظہر، مسلم لیگ، مطبوعہ لاہور، ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء ص، ۱۴۔

۸۰۔ ایضاً۔

۸۱۔ محمد عبد الوحید، دربارِ حق وہدایت، مطبوعہ پٹنہ، ۱۳۱۸ھ، ص ۱۲۳۔

جانیے

افادات: امام احمد رضا محدث بریلوی　　ترتیب: فرحان احمد قادری (مصطفوی شریعہ کالج، کراچی)

Abstract: Imam Ahmad Raza was a popular religious figure among the public and ulema. Ulema, Sufi masters and judges consulted him for rulings. Likewise masses approached him for solutions to daily-life affairs. This article presents a collection of Raza's rulings on those common questions from vol.24 (new edition) of *Fatawa-e Razavia*.

امام احمد رضا مرجع خواص و عوام تھے۔ آپ کے زمانے کے علما و مشائخ، والیانِ ریاست و جج صاحبان آپ کی طرف مسائل کے حل کے لیے رجوع کرتے تھے۔ ان کے ساتھ ساتھ عام مسلمان بھی اپنے روز مرّہ کے معاملات میں آپ سے شرعی احکام معلوم کرتے۔ معارف رضا میں ان فتاویٰ کو "جانیے" کے عنوان سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس ماہ کا انتخاب فتاویٰ رضویہ کی تخریج شدہ جلد ۲۴ سے ماخوذ ہے۔ بطورِ حوالہ متعلقہ صفحہ نمبر (قوسین) میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ (عبید)

ایسے شخص کے بارے میں سوال جو فلسفے کی کچھ کتابیں پڑھ کے اپنے دینی علوم کے استاد کا مقابلہ کرنے لگا حالانکہ اسکے استاد عمر رسیدہ، متقی، فقیہہ اور سید بھی ہیں

اے اللہ! حق اور خالص صواب کی ہدایت فرما۔ جسے کوچہ علم میں گزر اور فقہ وحدیث پر نظر ہے وہ صبح کی سفیدی سے بھی واضح طور پر جانتا ہے کہ اس شخص نے اپنی ان حرکتوں سے نالائقی کا حق ادا کر دیا ہے اور بے شمار وجوہ کی بنا پر شریعت کے دائرے سے قدم باہر رکھ چکا ہے: اوّل استاذ کی ناشکری جو کہ خوفناک بلا اور تباہ کن بیماری ہے اور علم کی برکتوں کو ختم کرنے والی (خدا کی پناہ)۔ دو جہان کے سردار ﷺ نے فرمایا ہے: "وہ آدمی اللہ تعالیٰ کا شکر بجا نہیں لاتا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا" (ابوداؤد و ترمذی از ابوہریرہ)۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا۔" اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں، امام ترمذی نے جامع میں روایت کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم و لئن کفرتم انّ عذابی لشدیدo اگر تم نے شکر ادا کیا تو بے شک میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری اختیار کرو گے تو (جان لو کہ) بیشک میرا عذاب سخت ہے۔ (القرآن الکریم)

نیز ارشاد فرمایا: ان اللہ لایحب کل مختال فخورo بے شک اللہ تعالیٰ ہر اترانے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا، یہ بھی فرمایا: ھل نجزی الاالکفورo ہم ناشکرے ہی کو بدلہ دیں گے۔ (القرآن الکریم)

سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: "جس کے ساتھ نیکی کی گئی وہ سوائے تعریف کے محسن کے لیے کچھ نہ کر سکا تو اس نے اس کا شکریہ ادا کر دیا اور جس نے اس احسان کو چھپایا وہ کافر نعمت (ناشکرا) ہوا۔" (بخاری (ادب المفرد)، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، مقدسی از جابر بن عبداللہ)۔

دوم: استاذ کے حقوق کا انکار جو کہ مسلمانوں بلکہ تمام عقل والوں کے اتفاق کے خلاف ہے، یہ بات ناشکری سے جدا ہے؛ کیونکہ ناشکری تو یہ ہے کہ احسان کے بدلے کوئی نیکی نہ کی جائے اور انکار یہ ہے کہ سرے سے احسان ہی کو نہ مانا جائے اور یہ کہنا کہ استاذ نے تو مجھے صرف ابتدا میں پڑھایا تھا اس شخص کے لیے کچھ مفید نہیں کیونکہ اس بات پر اتفاق ہے اور حدیث شریف "جس نے تھوڑے احسان کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے زیادہ کا بھی شکر نہیں کیا۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (مسند احمد بن حنبل عن نعمان بن بشیر)

سوم: اس شخص نے نیکی کو حقیر جانا اور ابتدائی تعلیم کے احسان کی کچھ قدر نہ کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ہرگز کوئی شخص نیکی کو معمولی نہ سمجھے گو کہ اتنی ہو کہ تو اپنے بھائی کو مسکرا کر ملے۔" اسے مسلم نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "اے مسلمان عورتو! کوئی عورت بھی اپنی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا سُم ہی کیوں نہ ہو" (بخاری و مسلم از ابوہریرہ)۔ ایک اور حدیث میں اگرچہ جلا ہوا سُم ہی ہو۔ عورتوں کو خاص طور پر اس لئے فرمایا کہ ناپسندیدگی اور

ناشکری میں عورتیں مردوں سے بڑھ کر ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ! شاید اس شخص نے پرخلوص ابتدائی تعلیم اور روح کی پرورش کو جلے ہوئے سم سے بھی حقیر اور کم مرتبہ جانا کہ اسے کچھ اہمیت ہی نہیں دیتا اور نہ ہی اس کا کوئی حق شمار کرتا ہے۔(صحیح البخاری، کتاب الھبۃ)

چہارم: خدا کی پناہ استاذ کی ابتدائی تعلیم کو حقیر جاننا قرآنِ مجید اور فقہ کی مختصر کتابوں کی بے ادبی کی طرف راجع ہے گویا کہ جس نے انہیں پڑھا اس نے کچھ بھی نہیں پڑھا۔ اگر وہ شخص اسے لازم پکڑ تا تو معاملہ یقیناً کفر کی حد تک پہنچ جاتا؛ اب بھی یہ بات شدید حرام اور بدترین خبیث ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت طلب کرتے ہیں۔ علما فرماتے ہیں ایک نیک آدمی نے اپنے لڑکے کو ایک استاد کے سپرد کیا ابھی لڑکے نے سورۂ فاتحہ پڑھی تھی کہ باپ نے چار ہزار دینار شکریے کے طور پر بھیجے، استاد نے کہا ابھی آپ نے کیا دیکھا ہے کہ اتنی مہربانی فرمائی، باپ نے کہا اس کے بعد میرے لڑکے کو ہرگز نہ پڑھانا کہ تمہارے دل میں قرآنِ مجید کی عزت ہی نہیں ہے۔

پنجم: استاذ کا مقابلہ کرنا یہ بھی ناشکری سے زائد ہے کیونکہ ناشکری تو یہ ہے کہ شکر نہ کیا جائے اور مقابلے کی صورت میں بجائے شکر کے اس کی مخالفت بھی ہے دیکھیے جو شخص احسان کو پیشِ نظر نہیں رکھتا اس نے احسان کی ناشکری کی ہے، جیسے کہ ہم نے احادیث سے ثابت کیا۔ جس نے احسان کے بدلے برائی کی اس نے تو ناشکری سے بھی بڑا گناہ کیا اور یہ اسی طرح ہے کہ جیسے باپ کی نافرمانی کی جائے کیونکہ استاذ کو باپ کے برابر شمار کیا گیا ہے، اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے لیے باپ کی حیثیت رکھتا ہوں میں تمہیں علم سکھاتا ہوں۔“ اسے امام احمد، دارمی، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ اور ابنِ حبان نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

بلکہ علما فرماتے ہیں کہ استاذ کے حق کو والدین کے حق پر مقدم رکھنا چاہیے، کیونکہ والدین کے ذریعے بدن کی زندگی ہے اور استاذ روح کی زندگی کا سبب ہے۔ عین العلم میں ہے: والدین کے ساتھ نیکی کرنی چاہیے کیونکہ ان کی نافرمانی بہت بڑا گناہ ہے اور استاذ کے حق کو والدین کے حق پر مقدم رکھنا چاہیے کیونکہ وہ روح کی زندگی کا ذریعہ ہے، ملخصاً۔(عین العلم، الباب الثامن)

علامہ مناوی جامع صغیر کی شرح تیسیر میں نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں کو علم سکھائے وہ بہترین باپ ہے، کیونکہ وہ بدن کا نہیں روح کا باپ ہے۔(التیسیر شرح الجامع الصغیر)

ظاہر ہے کہ نافرمانی کی شامت کہاں تک ہے، حتّٰی کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے شرک کے پہلو میں شمار کیا اور بدترین کبیرہ گناہ خیال فرمایا۔ امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟“ یہ بات آپ نے تین دفعہ فرمائی۔ صحابہ نے عرض کی: ”فرمایئے۔“ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔“ اور اگر اس قسم کی حدیثیں گننا شروع کر دی جائیں تو ان کے لیے دفتر درکار ہوگا۔

ششم: یہ اسی طرح ہے جس طرح ایک غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے، طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ سیّدِ عالم ﷺ فرماتے ہیں: ”جس نے کسی آدمی کو قرآنِ مجید کی ایک آیت پڑھائی وہ اس کا آقا ہے۔“

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں: ”جس نے مجھے ایک حرف سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا؛ چاہے تو مجھے بیچ دے اور چاہے تو آزاد کر دے۔“ امام شمس الدین سخاوی حدیث کے امیر المومنین شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ”جس سے میں نے چار یا پانچ حدیثیں لکھیں میں اس کا تاحیات غلام ہوں“ بلکہ انہوں نے فرمایا: ”جس سے میں نے ایک حدیث لکھی میں اس کا عمر بھر غلام رہا ہوں۔“(المقاصد الحسنۃ) یہ حدیثیں اور روایتیں اس باطل خیال کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہیں کہ ابتدائی تعلیم کی کیا قدر ہے اور واضح ہے کہ آقا سے بھاگ جانا بہت بڑا گناہ ہے حتّٰی کہ سیّدِ عالم ﷺ نے بھاگنے والے غلام کو کافر فرمایا ہے، جیسے کہ امام مسلم نے جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ بھاگنے والے غلام کی نمازوں کا نامقبول ہونا بہت سی حدیثوں میں وارد ہے، جیسے کہ امام مسلم نے جریر بن عبداللہ سے امام ترمذی نے ابوامامہ سے طبرانی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت جابر سے حاکم معجم اوسط اور معجم صغیر نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نبیِ اکرم ﷺ سے روایت کی تمام روایات کے نقل کرنے سے طوالت پیدا ہوگی۔

ہفتم: اپنے آپ کو استاذ سے افضل قرار دیتا ہے اور یہ خلافِ ماموری ہے۔ طبرانی نے اوسط میں اور ابنِ عدی نے کامل میں ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، علم سیکھو اور علم کے لیے ادب واحترام سیکھو، جس استاذ نے تجھے علم سکھایا ہے اس کے سامنے عاجزی اور انکساری اختیار کرو عقلمند اور سعادت مند اگر استاذ سے بڑھ بھی جائیں تو اسے استاذ کا فیض اور اس کی برکت سمجھتے ہیں اور پہلے سے بھی زیادہ استاذ کے پاؤں کی مٹی پر سر ملتے ہیں۔ ع آخر اے بادِ صبا! سب تیرا ہی احسان ہے۔ بے عقل اور شریر اور ناسمجھ جب طاقت و توانائی حاصل کر لیتے ہیں تو بوڑھے باپ پر ہی زور آزمائی کرتے ہیں اور اس کے حکم کی خلاف ورزی اختیار کرتے ہیں۔ جلد نظر آجائے گا کہ جب خود بوڑھے ہوں گے تو اپنے کیے ہوئے کی جزا اپنے ہاتھ سے چکھیں گے، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، اور آخرت کا عذاب سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

ہشتم: علما فرماتے ہیں کہ استاذ کا شاگرد پر یہ بھی حق ہے کہ استاذ کے بستر پر نہ بیٹھے اگرچہ استاذ موجود نہ ہو۔ درمختار کے حاشیہ ردالمحتار میں منح الغفار سے انہوں نے فتاوٰی بزازیہ سے انہوں نے امام زندویستی سے نقل کیا کہ عالم کا حق جاہل پر اور استاذ کا حق شاگرد پر برابر ہے کہ اس سے پہلے بات نہ کرے، اس کی جگہ نہ بیٹھے، اگرچہ وہ موجود نہ ہو اور اس کی بات کو رَد نہ کرے اور چلنے میں اس سے آگے نہ ہو؛ لہٰذا کس طرح جائز ہو گا کہ استاذ کو طاقت کے ذریعے اس کے مرتبے سے گرا کر خود اس کی جگہ بیٹھا جائے اور لافیں ماری جائیں حالانکہ بیٹھنے کی جگہ اور معاش میں اسی طرح بستر اور مرتبے میں واضح فرق ہے (یعنی جب استاذ کی جگہ اور اس کے بستر پر بیٹھنا نہیں چاہیے تو اس کے ذریعہ معاش اور مرتبے کو چھیننا کس طرح درست ہو گا)۔

نہم: اسی طرح علمانے فرمایا ہے کہ شاگرد کو بات کرنے اور چلنے میں استاذ سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے جیسے کہ ابھی گزرا، پھر یہ کس طرح درست ہو گا کہ استاذ کو مجبور کر کے پیچھے ہٹا دیا جائے اور خود منصبِ امامت سنبھال لیا جائے۔

دہم: سیّد موصوف اگرچہ اس شخص کے استاذ نہ ہوں آخر مسلمان تو ہیں اور یہ کام جو اس شخص نے اختیار کیا ہے واضح ہے اس میں سید صاحب کی تکلیف ہے اور مسلمان کو بغیر کسی شرعی وجہ کے تکلیف دینا قطعی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنٰت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا و اثما مبینا○ وہ لوگ جو ایمان دار مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی جرم کے تکلیف دیتے ہیں، بے شک انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے ذمّے لے لیا۔ (القرآن الکریم)

سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔" یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی بالآخر اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسندِ حسن روایت کیا۔ اور امام اجل رافعی نے سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا یعنی وہ شخص ہمارے گروہ میں سے نہیں ہے جو مسلمان کو دھوکا دے یا تکلیف پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے، اس بارے میں بے شمار حدیثیں ہیں۔

یازدہم: یہ بات اس مسلمان کی بے عزتی کا سبب ہے جیسے کہ سوال کرنے والے نے بیان کیا اور نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: یعنی جس شخص کے سامنے کسی مسلمان کی بے عزتی کی جائے اور طاقت کے باوجود اس کی امداد نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے برملا ذلیل ورسوا کرے گا۔ اسے امام احمد نے سہیل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کیا، تمام عظمتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان کی بے عزتی کو دیکھ کر خاموش رہنا ایسے عذاب کا باعث ہے تو خود اسے ذلیل کرنے کے درپے ہونا اور جس مرتبہ کی وجہ سے اسے مسلمانوں کے نزدیک عزت حاصل ہو اس میں رخنہ اندازی کی کوشش کرنا کس قدر عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہو گا۔

دوازدہم: حسد (یہ کوشش کرنا کہ کسی کا مرتبہ چھن جائے) کی برائی محتاجِ بیان نہیں۔ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: آدمی کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوتے۔ اسے ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نے فرمایا: حسد سے دور رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو، یا فرمایا گھاس کو کھاجاتی ہے (ابوداؤد و بیہقی از ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابن ماجہ وغیرہ از انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔ مسند الفردوس میں معاویہ ابن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدِ عالم ﷺ نے فرمایا :حسد ایمان کو اسی طرح تباہ کر دیتا ہے جس طرح صَبِر شہد کو تباہ کر دیتا ہے۔ صَبِر، صاد پر فتحہ اور باء کے نیچے کسرہ ایک درخت کا انتہائی کڑوا نچوڑ ہے پھر حسد اسے کہتے ہیں کہ کسی کی نعمت کے چھن جانے کی آرزو کی جائے جیسے کہ علما نے حسد کی تعریف کی ہے، پھر کسی کی نعمت کو ختم کرکے خود اس کی جگہ پہنچنے کی خواہش کا وبال کہاں تک ہوگا۔

سیزدہم : نبیِ اکرم ﷺ کو مسلمانوں کے ساتھ بے حد شفقت ہے، اس کے باوجود آپ نے اس بات کو جائز نہ رکھا کہ ایک مسلمان نے کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے رکھا ہو تو دوسرا بھی دے دے یا ایک آدمی سودا کر رہا ہو دوسرا بھی سودا کرنے لگ جائے (امام احمد، بخاری و مسلم از ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا :لایخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ ولا یسوم علی سومہ۔ (صحیح البخاری، کتاب البیوع) اس سلسلہ میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت ہے یعنی ایک آدمی کوئی چیز خرید رہا ہے خریدار اور فروخت کنندہ دونوں راضی ہو چکے ہیں ایک اور آدمی زیادہ قیمت دے کر وہ چیز لے جاتا ہے یا ایک مرد نے کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے رکھا ہے اور دونوں رضامند ہو چکے ہیں ایک اور آدمی کسی طریقے سے اس عورت کے ساتھ نکاح کر لیتا ہے یہ سب ناجائز اور ممنوع ہے؛ حالانکہ ان صورتوں میں صرف رضامندی تھی کچھ حاصل نہ ہوا تھا، جب یہ ناجائز ہے تو یہ کس طرح جائز ہوگا کہ کسی کو ایک نعمت حاصل ہو اور اس پر زیادتی کرکے اس نعمت کو چھین لیا جائے، یہ صریح ظلم ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں : ظلم قیامت کے روز کئی اندھیروں کے برابر ہوگا (بخاری، مسلم، ترمذی از ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کافی ہے۔ الالعنۃ اللّٰہ علی الظّٰلمین۔ ظالموں پر خدا کی لعنت۔

چہاردہم : خاص طور پر یہ برائیاں جس مسلمان کے ساتھ کی جارہی ہیں بوڑھا اور معمّر ہے، سیّدِ عالم ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو بچوں پر مہربانی نہیں کرتا اور بزرگوں کی عزت کو نہیں پہچانتا (امام احمد، ترمذی، حاکم از عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔ یہ بھی فرمایا: وہ شخص ہمارے طریقے پر نہیں جو بچوں پر مہربانی نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا (امام احمد، ترمذی، وابن حبان از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وطبرانی از واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ یہ بھی فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو بچوں پر شفقت نہیں کرتا اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا، اور وہ شخص جو مومنوں کے ساتھ خیانت کرتا ہے اور آدمی اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک دوسروں کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (طبرانی از ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان کی عزت کی جائے۔ (ابوداؤد از ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پانزدہم : وہ معمر بالخصوص علم دین سے بہرور ہے اور علما کے ساتھ برا ہونا اور ان کے ساتھ برائی کرنا اتنا برا ہے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ سرورِ عالم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص میری امت میں سے نہیں جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے بچے پر مہربانی نہیں کرتا اور ہمارے عالم کا حق نہیں پہچانتا (امام احمد، حاکم، طبرانی فی الکبیر ازعبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تین شخص ہیں جن کے حق کو صرف منافق خفیف سمجھتا ہے (۱) وہ مسلمان جس کے بال سفید ہو چکے ہوں) ۲ (عالم (۳) عادل بادشاہ (طبرانی نے اس حدیث کو ایسی سند سے روایت کیا جسے امام ترمذی نے ایک اور حدیث روایت کرتے ہوئے حسن قرار دیا)

شانزدہم : بالخصوص وہ عالم سید ہیں او ران کی دشمنی سخت ہلاکت کا سبب ہے؛ ابوالشیخ ابن حبان اور دیلمی کی روایت میں ہے: جو شخص میری آل، انصار اور اہلِ عرب کا حق نہیں پہچانتا وہ یا تو منافق ہے یا حرامزادہ، یا اس عورت کا بچہ ہے جو بے نمازی کے دنوں میں حاملہ ہوئی ہو۔ ابن عساکر اور ابونعیم نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جس شخص نے میرے ایک بال (یعنی معمولی سا تعلق رکھنے) کو تکلیف دی بے شک اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو

تکلیف دی اس پر زمین وآسمان کے بھرنے کے برابر خدا کی لعنت، آل پاک کی عترت اور ان کے حقوق کی تاکید کے متعلق حدیثیں حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں، وباللہ التوفیق۔

ہفدہم: جب سید صاحب موصوف سائل کے کہنے کے مطابق علم و تقویٰ، عمر اور نسب میں اعلیٰ اور افضل ہیں تو وہی امامت کی عزت و تعظیم کے لائق ہے اور یہ چاروں باتیں امامت کے زیادہ حقدار ہونے کا سبب ہیں جیسے کہ تنویر الابصار وغیرہ فقہ کی بڑی بڑی کتابوں میں تصریح ہے۔ پس ایسے شخص کے ساتھ جھگڑا شریعت کے حکم کے خلاف ہے ومن یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ اور جو اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدوں سے پھاند گیا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔(القرآن الکریم)

ہژدھم: یہ شخص چاہتا ہے کہ اپنے علم کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔ نبی اکرم ﷺ کی حدیث شریف میں ہے: جو شخص علم کو دنیا کمانے کا ذریعہ بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو بگاڑ دے گا اور اسے اس کی ایڑیوں پر واپس لوٹا دے گا اور دوزخ کی آگ اس کے زیادہ لائق ہے (شیرازی نے القاب میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی)۔

دوسری حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے علم زیادہ حاصل کیا لیکن دنیا سے بے رغبتی زیادہ نہ ہوئی اسے اللہ تعالیٰ سے دوری کے سوا کچھ نہ ملا (دیلمی از حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس بارے میں بے شمار حدیثیں وارد ہیں۔

نوزدہم: وہ شخص جس کے نزدیک ملمع شدہ فلسفہ سیکھنا اور کافروں کی بیہودگی کے باقی ماندہ حصے کو گداگری کے ذریعے جمع کرنا بہت بڑا کام ہے اور فخر وناز کا باعث ہے جس کی بنا پر اپنے آپ کو اس سید فقیہ سے امامت کے زیادہ لائق سمجھتا ہے حالانکہ فلسفیوں کے یہ علوم یعنی طبیعیات اور الٰہیات جو بدترین گمراہیوں سے پُر ہیں حتیٰ کہ ان میں کفر و شرک اور ضرورت دین کے انکار کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور بہت سی باتیں قرآنِ مجید اور انبیا و مرسلین کے ارشادات کے مخالف ہیں جیسا کہ ہم نے بعض باتوں کی تفصیل اپنے رسالے ''مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید'' (جدید منطق کے منہ پر لوہے کے گرز) میں کی ہے ہم نے اس میں اس زمانے کے فلسفے کے دعوے داروں پر قیامت قائم کر دی ہے۔ ان علوم کا (بغیر تردید کے) پڑھنا قطعاً حرام ہے در مختار میں ہے: بیشک علم کا پڑھنا فرضِ عین ہے، یہاں تک کہ انہوں نے فرمایا اور کبھی علم کا پڑھنا حرام ہوتا ہے جیسے کہ علمِ فلسفہ، شعبدہ، نجوم، رمل، حکمت، طبعیہ اور جادو۔ علامہ زین بن نجیم مصری رحمہ اللہ تعالیٰ اشباہ والنظائر میں فرماتے ہیں: علم کا پڑھنا کبھی حرام ہوتا ہے جیسے کہ فلسفہ، علامہ ابنِ حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں: حکمتِ طبعیہ کا جو حصہ فلاسفہ کے طریقے پر ہو اس کا پڑھنا حرام ہے، اسی میں ہے: ابنِ صلاح نے فلسفے اور منطق کی حرمت کا فتوٰی دیا اور انہیں پڑھنے والے پر سخت طعن و تشنیع کی اور اس بارے میں طویل گفتگو کی بادشاہ اسلام پر واجب ہے کہ ایسے لوگوں کو اسلامی مدارس سے نکال کر قید کر دے اور ان کے شر کے دروازے کو بند کر دے، اگرچہ ان کا خیال یہ ہو کہ ہم فلاسفہ کے عقائد کے قائل نہیں؛ کیونکہ ان کی حالت خود انہیں جھٹلا رہی ہے۔ اگر فلاسفہ کے عقائد کو پسند نہیں کرتا تو فلسفے کا پابند کیوں ہے کبھی ایسا بھی دیکھا ہے کہ انسان کا ایک چیز کو ناپسند رکھنا جو پھر اپنی مرضی سے اپنی تمام عمر اس میں صرف کر دے، راتیں اس کے پیچھے گزار دے اور مدتوں اس کے ساتھ وابستہ رہے اور اس کے حاصل کرنے پر فخر کرے ہر گز نہیں، یہ سب پسندیدگی کی علامتیں ہیں ورنہ دشمن کے ساتھ ایک لحظہ گزارنا بھی مشکل ہوتا ہے جدائی کے کوسے (دین سے دور کرنے والے) کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا، علامہ نے فلسفہ کے متعلق جو فرمایا وہ صحیح ہے اسی لیے امام اوزاعی نے فرمایا فلسفے کا حرام ہونا درست ہے۔ رہا منطق کا مسئلہ تو فلاسفہ کا منطق پڑھنا حرام، علامہ کا کلام خود اس طرف اشارہ کر رہا ہے (کیونکہ ان کے منطق میں ان کے مذہب کے مطابق مثالیں درج ہوتی تھیں کچھ دور نہیں تھا کہ ان کی بار بار تکرار سے ذہن میں بیٹھ جائیں)

فقیر کہتا ہے کہ فلسفے کے حرام ہونے اور اس کے برائی کی دلیل وہ حدیث ہے جو امام ابوعبدالرحمان دارمی نے سنن میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ: یعنی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم ﷺ کی خدمت میں توراۃ کا ایک نسخہ

لائے اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ توراۃ کاایک نسخہ ہے۔ سیدِ عالم ﷺ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھنا شروع کر دیا، سرورِعالم ﷺ کا چہرۂ مبارک شدّتِ غضب کی وجہ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدل رہاتھا، حضرت عمر فاروق کو اس کی خبر نہ تھی کہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے عمر! تجھے رونے والی عورتیں روئیں تم نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی حالت نہیں دیکھ رہے۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کے چہرۂ انور کو دیکھا اور فوراً کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے غضب سے خدا کی پناہ؛ ہم اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم پر موسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرتے تو راہِ راست سے بھٹک جاتے اور اگر موسیٰ علیہ السلام دنیامیں ہوتے اور میری نبوّت کے ظہور کے زمانے کو پاتے تو میری پیروی کرتے۔ اب انصاف کی آنکھ کھولنی چاہیے کہ توراۃ کلامِ الٰہی ہے اور قرآنِ مجید نے اس کی تصدیق کی ہے، لیکن صرف اس بنا پر کہ اس میں تحریف ہو چکی ہے، اس کا پڑھنا سرورِعالم ﷺ کی اس قدر ناراضگی کا سبب بنا، یہ مردود فلسفہ جو کہ کفر وضلالت سے بھرا ہوا اور جہالتوں کا مجموعہ ہے اور جس نے دین کے خادموں کے لیے دین کا راستہ بند کیا ہوا ہے اور فلسفیوں نے دین کی زنجیر اپنے گلے سے اتار پھینکی ہے وہ کب اس لائق ہے کہ اس کا بہت بڑا ثواب گمان کیا جائے اور عمریں اس پر صرف کر دی جائیں اور اس کی محبت کو دل میں جگہ دی جائے اس کے باوجود محفوظ رہیں اور شدید غضب کے مستحق نہ ہوں بخدا اس طرح نہیں ہو سکتا اگرچہ جھوٹے اسے پسند نہ کریں۔ امام احمد نے مسند میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرورِ دوجہاں ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم یہودیوں سے کئی ایسی باتیں سنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم ان میں سے کچھ باتیں لکھ لیا کریں، نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دینِ اسلام کے مکمل اور کافی ہونے میں متحیر ہو کہ دوسروں کی باتوں کی طرف توجہ دیتے ہو جیسے کہ یہودی اور عیسائی اپنے مذہب میں متحیر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے پر اکتفا نہ کر کے اِدھر اُدھر مصروف ہو گئے۔ میں تمہارے پاس یہ واضح اور پاکیزہ شریعت لایا ہوں کہ اس میں نہ تو شک وشبہہ کی گنجائش ہے اور نہ کسی اور چیز کی ضرورت؛ تو اگر موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ ظاہر ہے کہ جو باتیں عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی شخصیت کو پسند آتی ہوں وہ ہرگز شریعتِ کے مخالف نہ ہوں گی، اس کے باوجود حضور نے منع فرمایا اور بتادیا کہ شریعتِ مطہرہ کے ہوتے ہوئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں، یہ کس طرح جائز ہو گا کہ صاف و شفاف دریا(شریعت مقدسہ) کو پس پشت ڈال کر یونان کے کافروں کا دامن تھاما جائے اور گمراہی کے جنگل میں مصیبت کی موت مول لی جائے۔ یہ وہی شخص کر سکتا ہے جس نے اپنے آپ کو حقیر وذلیل بنادیا ہو۔ الحاصل یہ فلسفے کا نقصان اور فلسفے کے دعوے داروں کی گمراہی گزشتہ دن اور سورج سے زیادہ ظاہر ہے، لہٰذا اس کی حرمت میں صرف وہی شخص شک کرے گا جس کا دل بیمار اور ایمان کمزور ہو، نعوذ باللہ من ذالک۔ آیئے تاکہ اصل مطلب کی طرف توجہ دیں کہ مذکورہ بالا شخص، فلسفے کا دعوے دار اس چیز پر فخر کرتا ہے کہ بنا بریں اپنے آپ کو فضیلت والا اورامامت کے زیادہ لائق سمجھتا ہے جسے علما نے حرام کہا ہے واضح ہے کہ اس سے بڑھ کر اس حرام فعل کی تعریف و تحسین اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس میں تو ایک پہلو کفر کا بھی نکلتا ہے، چنانچہ علما نے بہت سے مسائل میں تصریح کی ہے، امام اجل ظہیری اور امام فقیہ النفس قاضی خاں کے شاگرد امام عبدالرشید بخاری رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: خلاصہ میں ہے (جس شخص نے شرعی قبیح کے مرتکب کو کہا کہ تونے اچھا کیا تو وہ کافر ہو گیا (بارالٰہا! شاید یہ فلسفے کے دعوے دار اپنے اوپر رحم نہیں کرتے کہ حرام فعل کی بنا پر فخر اور تکبر کرتے ہیں، ہاں ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی سیاہی چھا چکی ہے۔

بستم: فلسفے کی فضیلت کو ترجیح دینا (فقہ کی فضیلت پر) کیونکہ امامت کے زیادہ لائق ہونے کے دعویٰ کی یہی وجہ ہو سکتی ہے اس میں ضمناً علمِ دین کی توہین ہے جیسے کہ ظاہر ہے اور علمِ دین کی صراحۃً

توہین کفر ہے۔ یہاں چونکہ یہ بات ضمناً آگئی ہے اس لئے یہی کہا جائے گا کہ علم دین کی توہین لازم آئی ہے اس شخص نے اس کا التزام نہیں کیا(اس لئے کفر کا قول نہیں کیا جائے گا) جیسے کہ ہم نے ”مقامع الحدید“ میں بیان کیا۔

یہ بیس عمدہ اور بہترین وجہیں فقیہہ کے لئے مفید اور بے وقوف کے لئے تباہ کن قلم برداشتہ فی البدیہہ لکھ دی گئی ہیں، اگر مزید غور کیا جائے تو اور وجوہ بھی ظاہر ہوسکتی ہیں، تاہم انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے، زیادہ کی ضرورت نہیں۔ اب مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ شریعتِ مقدسہ نے فاسق کی امامت کو پسند نہیں کیا حتّٰی کہ بہت سے علمانے اسے مکروہِ تحریمی اور حرام کے قریب فرمایا ہے اور ایسے شخص کو امام بنانے والوں کو گناہِ عظیم کا مبتلا قرار دیا ہے، علامہ ابراہیم حلبی کبیر شرح منیہ میں فتاوٰی حجہ سے نقل کر کے فرماتے ہیں: اس میں اشارہ ہے کہ فاسق کو امام بنانے والے گنہ گار ہوں گے، کیونکہ اسے امام بنانا مکروہِ تحریمی ہے اس لئے کہ وہ امورِ دین کا چنداں خیال نہیں کرتا اور شریعت کے لازمی امور کے ادا کرنے میں سستی سے کام لیتا ہے؛ کچھ بعید نہیں کہ وہ نماز کی بعض شرطوں کو بھی ترک کردے اور نماز کے مخالف کوئی کام کر بیٹھے بلکہ اس کے فسق کے پیشِ نظر غالب یہی گمان ہے اسی لئے امام مالک کے نزدیک اس کے پیچھے نماز بالکل جائز نہیں۔ تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق میں امام زیلعی کے ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے۔

الحاصل شریعتِ مطہرہ ہرگز پسند نہیں کرے گی کہ سید موصوف کو اتنے فضائل اور مستحق ہونے کے باوجود منصبِ امامت سے برطرف کردیا جائے اور اس شخص کو تمام گناہوں ممنوع حرکتوں کے باوجود ان کی جگہ مقرر کردیا جائے۔ یقیناً جو شخص یہ ناپسندیدہ کام کرے گا وہ گناہ اور اس کی امداد، ایذا، ظلم، شان سیادت اور علم کی توہین اور بہت ساری سابقہ قباحتوں میں فلسفے کے اس دعوے دار کا شریک ہوگا، جیسے کہ صاحب شرح صدر پر مخفی نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاتعاونوا علی الاثم والعدوان گناہ وظلم میں ایک دوسرے کی امداد نہ کرو۔

حاکم، عقیلی، طبرانی، ابن عدی اور خطیب بغدادی نے اپنی سندوں سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ سرورِ عالم ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص ایک جماعت میں سے کسی آدمی کو ان کے کسی کام پر مقرر کرتا ہے، حالانکہ ان لوگوں میں اس سے زیادہ مقبول بارگاہِ الٰہی آدمی موجود ہے تو اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ابویعلی نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے دس آدمیوں کی جماعت پر ایک شخص کو مقرر کیا، حالانکہ اسے علم ہے کہ ان دس آدمیوں میں مقررشدہ آدمی سے افضل موجود ہے تو اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں سے خیانت کی، علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں سابقہ حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ یعنی جس شخص نے کسی آدمی کو ایک جماعت کا امیر یا محافظ یا نمائندہ یا نماز کا امام بنادیا حالانکہ اس سے زیادہ مقبول الٰہی موجود تھے تو وہ خائن ہے۔ امام بخاری نے تاریخ میں، ابن عساکر نے ابوامامہ باہلی سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں پسند ہے کہ تمہاری نماز مقبول ہو تو ایسا شخص امام بنے جو تم میں سے افضل ہو، دارقطنی اور بیہقی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدِ عالم ﷺ فرماتے ہیں: اپنے بہترین آدمی کو امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمائندے ہیں۔ اس بارے میں طبرانی نے معجم کبیر میں واثلہ بن الاسقع سے بھی روایت کی ہے۔

خلاصہ جواب: یہ شخص بدترین فاسق وفاجر ہے اور بے شمار وجوہ کی بناپر سخت سزا کا مستحق ہے اس کی امامت ناجائز اور ممنوع ہے اور مسلمانوں کو اس کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیے اور ہرگز اجازت نہیں کہ اس سید فقیہ کو امامت سے برطرف کیا جائے اور فلسفے کے اس دعوے دار بے وقوف کو اس کی جگہ مقرر کیا جائے جو شخص اس کام کے درپے ہوگا خود اس کے لئے سزا ضروری ہے، بلکہ اس شخص کو چاہیے کہ مذکورہ بالا خرابیوں سے باز آئے اور ناشکری کا داغ اپنے ماتھے سے دھوئے اور مردود فلسفے کو رخصت کرے اور علم دین کی فضیلت اور اس کے حق کی بزرگی پر ایمان لائے۔ فلسفہ پرستی، تکلف اور بیہودگی کو برا سمجھے اور ناپسند رکھے اور از سرِنو کلمۂ طیبۂ اسلام پڑھ کر اسلام کی تجدید اس کے بعد تجدیدِ نکاح کرے، اسی میں احتیاط ہے، جیسے کہ درمختار وغیرہ دیکھنے سے ظاہر ہوجائے گا۔

(ص:۴۱۴ تا ۴۴۹)

رضاہائر ایجوکیشن پروجیکٹ

پروفیسر دلاور خاں (مدیر معاون)

رضاہائر ایجوکیشن پروجیکٹ کے تحت ہر ماہ رضویات کے کسی عنوان پر تحقیق کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ادارے کی کوشش ہے کہ یہ خاکے متعلقہ علم وفن کے ماہرین پیش کریں تاکہ سے ان شعبوں میں کالج اور یونیورسٹی سطح پر تحقیق کی حوصلہ افزائی ہوسکے۔ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا ان تمام تحقیقات میں معاونت کے لیے تیار ہے۔(عبد)

قرآنی وجوہ ونظائر کے فروغ میں مولانا احمد رضا خاں کی خدمات کا تحقیقی مطالعہ

مقدمہ

بابِ اوّل:
تعارفِ قرآن

بابِ دوم:
تعارفِ علومِ قرآن

بابِ سوم:
قرآنی وجوہ ونظائر کا مطالعہ

بابِ چہارم:
ماہرین وجوہ ونظائر کی حیات وخدمات

بابِ پنجم:
مولانا احمد رضا خاں کی حیات وخدمات

بابِ ششم:
علومِ قرآن میں مولانا احمد رضا کی خدمات

بابِ ہفتم:
قرآنی وجوہ کے فروغ میں مولانا احمد رضا کی خدمات

بابِ ہشتم:
قرآنی نظائر کے فروغ میں مولانا احمد رضا کی خدمات

بابِ نہم:
قرآنی وجوہ کے تناظر میں کنزالایمان اور منتخب تراجم آیات کا مطالعہ

بابِ دہم:
قرآنی نظائر کے تناظر میں مولانا احمد رضا خاں کی خدمات کے اثرات کا جائزہ

(۱) خلاصۂ تحقیق
(۲) حاصلاتِ تحقیق
(۳) سفارشات

کتابیات

این خانہ تمام آفتاب است

محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری

حضرت شاہ آلِ رسول مارہروی

(امام احمد رضا کے مرشدِ ارشد)

سالِ وصال ۱۲۹۶ھ

شہِ عارفاں، مُرشدِ اَولیا
وہ احمد رضا خاں کا پیشوا
وہ دریائے فَیضانِ آلِ رسول
خرابوں کو گلزار جس نے کیا
وہ آدابِ آموزِ مستی وشَوق
قسیمِ مَئے عِشقِ خیرُ الورٰی
وہ پاکانِ اُمّت کا عکسِ جمیل
وہ اسلاف کا پرتوِ دل رُبا
کہا اُس کا طارق نے سالِ وِصال
''چراغِ محمد'' ''فروغِ ہُدا''
۱۲۹۶ھ ۱۲۹۶ھ

****

حضرت مولانا نقی علی خاں

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد)

قطعۂ تاریخ سالِ ولادت و وصال
اعلیٰ حضرت کے والدِ ماجدِ
یہی اُن کا ثبوتِ عظمت ہے
مرکزِ عشق ہے محمد کا
اُن کے گھر کی یہی فضیلت ہے
ایک اِک فرد نسل میں اُن کی
شمع کاشانۂ ہدایت ہے
''ایں سعادت بزورِ بازو نیست''
یہ خدادادِ مجد وعزّت ہے
اُن کا بیٹا مُجدّدِ ملّت
خاص اُن پر خدا کی رحمت ہے
وہ ''رضائے حبیبِ باری'' ہے
۱۲۴۶ھ
آپ کا جو سَنِ وِلادت ہے
''قاسم فیض معرفت'' طارق
۱۸۸۱ء
اُس مکرّم کا سالِ رحلت ہے

****

امام احمد رضا محدث بریلوی

قُرآنی مادہ ہائے تاریخ (سالِ ولادت)
'' اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ''
۱۲۷۲ھ
لَمِنَ الۡمُصۡطَفَیۡنَ الۡاَخۡیَارِ (ص،۴۷)
۱۲۷۲ھ

قُرانی مادہ ہائے تاریخ (سالِ وصال)
وَالۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ (الکہف،۴۶)
۱۹۲۱ء
''اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ''
(مریم،۵۸)
۱۳۴۰ھ
'' لَہَادِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ''
(الحج،۵۴)
۱۹۲۱ء

بیادِ اعلیٰ حضرت

اگر اُس کانہ ذِکرِ خیر ہوگا
کہاں کی داستانِ فخرِ مشرق
مباہات عجم ہے ذات اُس کی
وجود اُس کا ''نشانِ فخرِ مشرق''
۱۹۲۱ء

رفیتد ولے نہ از دِلِ ما

قطعۂ تاریخ (سالِ وصال)
امام اہلِ سنّت، ترجمانِ حقیقت
اعلیٰ حضرت مولٰینا الشاہ احمد رضا خان
القادری البریلوی قدس سرہ القوی
مجد، عظمت، جلالت
۱۹۲۱ء

امیرِ کشورِ علم و فراست
شہِ عرفان وہ سُلطانِ دانش
وہ عَبدِ مصطفٰی جس سے عیاں تھی
بصیرت کی فضیلت، شانِ دانش
وہ زیب وزینِ محفل ہائے تحقیق
وہ آب وتابِ شہرستانِ دانش
فروغ اندوز ہے ہر مرکزِ علم
ضیا گیر اُس سے ہر ایوانِ دانش

وصـال عاشق احمد کی تاریخ
کہی ہے، "جلوۂ فیضانِ دانش"
۱۳۴۰ھ

مادّہ ہائے تاریخ (سالِ وصال)

۱۹۲۱ء
"ہمہ تن ادبِ شاہِ ارض وسما"
"عاشق مرتضیٰ"
"چراغِ منہاجِ حقیقت"
"جلوۂ فیضانِ علم و معرفت"
"اجلالِ نیّر ذوقِ معرفت"
"محمد کا وظیفہ خوار"
"علم کا روشن چراغ"
"اعتبار و احتشام بزم فقر نبی"
"ذخیرۂ شوق"
"مؤدّبِ حبیبِ الٰہ، عاشق فخر موجودات"
"ذاکرِ کمال رحمۃ للعالمین"
"نشانِ افتخارِ علوم محمد"
"مؤثر مبلّغ حُب"
فیضِ اتّباعِ رسُول"
"عظمتِ نبوّتِ احمد"

۱۳۴۰ھ
"سفیرِ اقلیم معرفتِ حجاز"
"شانِ فیضانِ اَولیا"
"چراغِ جمال نبی"
"سرورِ عشق رسُولِ حق"
"نفیس محفل ذِکر نبی"
"صاحبِ بہارستانِ نعت"
"مظہر اُسوۂ حسنہ"
"فیض قرآن الاحسن"

"منہاجِ عرفانِ خُدا و مصطفیٰ"
"مرکزِ تجلیّاتِ مصُطفیٰ"
"بلبلِ باغِ قدسِ مدینہ"
"سدا بہار باغِ دین"
"قمر جہانِ فیضان"
"مہکِ باغِ عرب"
"عینِ گلشنِ خیر"

مادہ ہائے تاریخ (سالِ ولادت)

۱۸۵۶ء
"دولت بیدارِ عشقِ مصطفیٰ"
"لوحِ محفوظ جہانِ طریقت"
"مسلکِ عظمتِ رسُول"
"چراغِ طاقِ نعتِ حبیب"
"خجستہ فطرت، پاک نگاہ"
"شیخ عرب و مقتدائے عجم"
"شمس فکر و نظر"
"طیبِ ذاتِ رسالت مآب"
"فروغ شرع"
"خورشید ادبِ مصطفیٰ"
"افتخار محفلِ اہلِ فقر"
"نشانِ عظمت حبیب پاک"
"شہرِ خیر و سعادت"
"آرزوئے زیارت حضور"
"نُور و نکہتِ ریاضِ حق"

۱۲۷۲ھ
"سبیلِ فیضانِ مصطفیٰ"
"جہانِ اتباعِ سُنیتِ مصطفیٰ"
"خُوبی اہلِ حقیقت"
"کاشفِ رموزِ حقیقت"

"جانِ ذوق و شوق"
"تابشِ قندیلِ منزلِ حرم"
"نسیمِ باغِ مدینہ"
"یُمن محفلِ حضور"
"قوّتِ عشقِ رسُول"
"تدبّر امام ابو حنیفہ کا نشان"
"مصدرِ فیضِ اَولیا"
"دولتِ عشقِ رسُول اللہ"
"ترویج مجلس نعت"
"تجلّیاتِ رسُولِ اسلام"
"نقشِ عشقِ محمد المصطفیٰ"

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں
(اکبر خلف الرشید اعلیٰ حضرت)

سالِ ولادت ۱۲۹۲ھ بہ الفاظ بحساب
ابجد "چراغِ حبیب اللہ"
سالِ ولادت ۱۸۷۵ء بہ الفاظ بحساب ابجد
'خورشید اوجِ بصیرتِ احمد"
سالِ وصال ۱۹۴۳ء
"فروغِ مجلس عشّاقِ احمد"
سالِ وصال ۱۳۶۲ء
"گلشنِ علم و معرفتِ طیبہ"
عُمر شریف ۷۰ سال
(بحساب سن ہجری) "جلوۂ طیبہ"
عمر شریف ۶۸ سال
(بحساب سن عیسوی)
بہ الفاظ بحساب ابجد "حُبِّ محبوب"

قطعاتِ تاریخ

عطا کی اُس کو فراوانی بصیرت بھی
کمالِ علم وفقاہت خدا نے اُس کو دیا
شرف عظیم ترین حق سے یہ ملا اس کو
بڑا وہ حضرتِ احمد رضا کا تھا بیٹا
''چراغِ بزمِ مدینہ'' وصال کی تاریخ
وہ ماہِ اَوجِ صفا، آفتابِ شرقِ ہُدیٰ
کہا ہے دوسرا سالِ وصال بھی طارق
جمالِ روئے رضا ''جلوۂ شبیہِ رضا''
۱۳۶۲ھ

حسین گُل چمنِ علم ومعرفت لاریب
رضا کا نُورِ نظر، نیّرِ سپہرِ کمال
امام اہلِ محبّت کا جانشینِ عظیم
وہی عزیمت وعظمت وہی جلال وجمال
ولادت اُس کی، ''ضِیائے جہانِ عرفاں'' وہ
۱۲۹۲ھ
''چراغِ بزمِ مدینہ'' ہے اُس کا سالِ وصال
۱۳۶۲ھ

* * * * * * * * * * * * * * * * * * *

مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں

اصغر خلف الرشید اعلیٰحضرت بریلوی

سالِ ولادت ۱۳۱۰ھ بہ الفاظ بحساب ابجد ''خورشیدِ منہجِ محمد''
سالِ ولادت ۱۸۹۲ھ بہ الفاظ بحساب ابجد ''عظمتِ عرفان عَبدہٗ''
سالِ وصال ۱۴۰۱ھ بہ الفاظ بحساب ابجد ''فضیلتِ عَبدہٗ''
سالِ وصال ۱۹۸۱ء بہ الفاظ بحساب ابجد ''جمالِ شہرِ عرفانِ رضا''

قرآنی مادہ ہائے تاریخ (سالِ وصال)

ا۔ ''یَھْدِیْ بِہِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَہٗ سُبُلَ السَّلٰمِ'' ۱۹۸۱ء
ب۔ ''اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِیْمٍ'' ۱۴۰۱ھ

عمر شریف

ا۔ ۹۱ سال بحساب سَنِ ھجری بہ الفاظ بحسابِ ابجد ''مُحِبِّ حبیبِ حجاز''
۲۔ ۹۲ سال بحساب سَنِ ھجری بہ الفاظ بحسابِ ابجد ''زیبائی نبی''
۲۔ عُمر شریف ۸۹ سال بحساب سَن عیسوی بہ الفاظ بحساب ابجد ''جلوہ ہائے حجازی''
۹۰ سال
''والۂ حبیبِ طیبہ''

قطعۂ تاریخ (سالِ وصال)

یگانہ عالم ودانش ورِ دِین
وہ فخر و نازِ شہرستانِ عرفاں
فقیہِ بے بدل، ممتاز مُفتی
طریقت کا تجلّی شانِ عرفاں
وہ نُورِ دیدۂ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ
فہیمِ شرع ونکتہ دانِ عرفاں
اُس عالی مرتبت کا سالِ رحلت
کہا ہے ''افسرِ خُوبانِ عرفاں''
۱۴۰۱ھ
گاہے گاہے باز خواں

* * * * *

آغازِ اشاعت ''ماہنامہ معارفِ رضا''

پہلا شمارہ جنوری ۲۰۰۰ء\شوال ۱۴۲۰ھ
صفحات: ۳۴ بہ الفاظ بحساب ابجد ''ادب آگاہ''
سالِ اشاعت ۱۴۲۰ھ بہ الفاظ بحساب ابجد ''اَوج وشانِ عبقری المشرق''
سالِ اشاعت ۲۰۰۰ء بہ الفاظ بحساب ابجد ''نفیسِ ابلاغ عشقِ رسُول''

قطعۂ تاریخ (سالِ اِشاعت)

دُنیا میں ہے معارفِ احمد رضا کی دُھوم
اُس کے کمالِ علم کا چرچا ہے جابجا
فقیر غیور وعشق خود آگاہ کا نشاں
تصویرِ حق پرستی وتمثیلِ اتّقا
تَوحید کا فدائی رسالت کا جاں نثار
وہ بندۂ خُدائے عظیم، عَبدِ مصطفیٰ
تھا واقعی وہ منتخبِ بزم روزگار
وہ بیسیوں علوم میں یکتائے دہر تھا
اُس نے دیا محبّتِ خیرُ الورٰی کا درس
ہے منزلِ نجات کا واحد جو راستا
اُس نے کہی جو سرورِ کون ومکاں کی نعت
اُس کی مثال لانہ سکا کوئی دوسرا
جو منکرانِ شانِ رسول کریم تھے
اُن سے وہ آن بان سے مردِ جری لڑا
اُس پر تھے شاہِ کوثر وتسنیم مہرباں
اُس پر خصوصی لُطف وکرم تھا حضور کا
دائم کرے گی اُس کی ستائش زبان وقت
''ثبت است بر جریدۂ عالمَ دوام ما''
طارق ''فروغِ جان'' ہے اُس کا سنِ وصال
۱۳۴۰ھ
خورشیدِ معرفت وہ مَہِ علم واہتدی

دور و نزدیک سے

قارئینِ معارفِ رضا کے خطوط، ای میل اور خبریں

پرنسپل پیر یعقوب شاہ ڈگری کالج (پھالیہ، پاکستان)

محترمی و مکرمی السلام علیکم!

آپ کے ادارے کی طرف سے ماہنامہ معارفِ رضا کی کاپی ماہ دسمبر ۲۰۱۱ء موصول ہوئی۔ اس ضمن میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کی جاتی ہے کہ کالج ہٰذا کے پاس اس رسالے کی خریداری کے لیے کوئی علیحدہ گرانٹ نہیں ہے۔ طلبا اور اساتذہ کے مطالعے کے لیے کالج لائبریری کے لیے کتب کی خریداری کے سلسلے میں بہت تھوڑی سی رقم سال کے بعد گرانٹ کی شکل میں ملتی ہے۔ اس ضمن میں مزید گزارش ہے کہ اگر آپ طلبا اور اساتذہ کے افادے کے لیے رضاکارانہ طور پر اس کی ترسیل جاری رکھنا چاہتے ہیں تو آپ رکھ سکتے ہیں۔ جو کاپی موصول ہوئی ہے وہ کالج لائبریری میں مطالعے کے لیے رکھ دی گئی ہے۔

پروفیسر شیر علی خاں (رجسٹرار، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان)

To, Syed Wajahat Rasool Qadri,
We regret to regret the sending of message for the occasion and publishing in "Ma'arif-e-Raza", 2012, simply because that our Vice chancellor, Prof. Dr. Ihsan Ali, has proceeded abroad. We acknowledge your invitation letter dated December 13, 2011, With thanks immense.
Regards.

احمد حسین طاہر رضوی (رحیم یار خاں، پاکستان)

احباب اہلِ سنّت صاحبان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد خیریت طرفین اللہ رب العزت سے آقا ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے نیک ہو۔ ماشاءاللہ۔ معارف رضا دن دگنی رات چوگنی ترقی پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مخلوق خدا کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین۔ لیکن ایک وعدہ جو ابتدائی رسائل میں کیا گیا تھا وہ ابھی تک تشنہ لب ہے؛ بچوں اور عورتوں کے لیے کچھ نہیں۔ عورتیں سفرنامے یا کہانی نما مضامین زیادہ پسند کرتی ہیں۔ جبکہ بچوں کے لیے بچوں کی کہانیاں، جن کے اندر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا پیغام ہو آقا ﷺ کی سنت مبارکہ کے طرف رہنمائی ہو، شاملِ رسالہ ہوں تو بہتر ہے۔ باقی ادارہ اپنے وسائل اور ضرورتوں سے زیادہ واقف ہے۔

www.imamahmadraza.net

گزشتہ ماہ پاکستان، انڈیا، امریکا، انگلینڈ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ماریشس، جرمنی، گویانا، مصر، قطر، بنگلہ دیش، کینیڈا، چین، فرانس، انڈونیشیا، ملائشیا، نیدرلینڈ (ہالینڈ)، فلپائن، جنوبی افریقہ، برازیل، اسپین، اٹلی، کویت، سنگاپور، شام، آسٹریلیا، بحرین، یونان، مولدوا، مالدیپ، نائجیریا، ناروے، پیرو، سویڈن اور تھائی لینڈ وغیرہ ممالک کے ۱۴۰ سے زائد شہروں سے ایک بڑی تعداد میں قارئین نے ادارے کی ویب سائٹ www.imamahmadraza.net ملاحظہ کی۔

دعوت برائے رضا ہائر ایجوکیشن پروجیکٹ

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا یونیورسٹی اور کالجز و مدارس کے اساتذہ، اسکالرز اور طلبا و طالبات کو امام احمد رضا اور متعلقاتِ رضا کے مختلف عنوانات پر تحقیق کی دعوت دیتا ہے۔ موضوع کے انتخاب سے مقالے کی تکمیل تک ادارے کی طرف سے راہنمائی اور مواد کی نشاندہی کی سہولت موجود ہے۔ خواہشمند افراد ادارے کے دفتر سے بذریعہ فون، ای میل یا ویب سائٹ رابطہ کریں۔

دعوت برائے مقالہ نگاری

سالنامہ معارف رضا ۲۰۱۲ء (اُردو) میں اشاعت کے لیے مقالات ۳۱ مارچ ۲۰۱۲ء تک ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے دفتر میں بذریعہ ڈاک یا کوریئر جمع کرائے جاسکتے ہیں۔ مقالات بذریعہ ای میل imamahmadraza@gmail.com پر بھی بھیج سکتے ہیں۔

مطبوعاتِ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

نام کتاب	صفحات	قیمت (روپے)
معارفِ رضا سالنامہ (اردو) ۲۰۰۵ء	۳۸۰	۲۰۰
معارفِ رضا سالنامہ (اردو) ۲۰۰۶ء	۲۵۵	۱۵۰
معارفِ رضا سالنامہ (اردو) ۲۰۰۷ء	۲۹۰	۱۸۰
معارفِ رضا سالنامہ (اردو) ۲۰۰۹ء	۳۸۰	۲۵۰
معارفِ رضا سالنامہ (اردو) ۲۰۱۰ء	۳۹۰	۳۵۰
معارفِ رضا سالنامہ (اردو) ۲۰۱۱ء	**۱۵۴**	**۲۰۰**
معارفِ رضا سالنامہ (عربی) ۲۰۰۵ء	۲۳۰	۱۵۰
معارفِ رضا سالنامہ (عربی) ۲۰۰۷ء	۸۸	۱۵۰
معارفِ رضا سالنامہ (عربی) ۲۰۰۸ء	۱۶۰	۱۵۰
Marif-e-Raza (English)2009	۱۴۴	۱۵۰
مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۵ء	۷۲	۵۰
مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۷ء	۹۸	۵۰
مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۸ء	۹۶	۵۰
مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۱۰ء	۴۰	۵۰
مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۱۱ء	۴۰	۵۰
مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۱۲ء	۴۰	۵۰

نام کتاب	صفحات	قیمت (روپے)
نزولِ آیاتِ فرقان۔ و۔ معین مبین	۱۰۴	۶۰
مولانا نقی علی خاں۔ حیات و علمی کارنامے	۲۲۵	۱۶۰
مکتوباتِ مسعودی	۵۹۸	۴۰۰
تذکرۂ اراکین ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا	۱۸۴	۸۰
۲۵ سالہ تاریخ و کارکردگی ادارہ	۵۶	۲۵
مختصر تعارف، مطبوعات و کارکردگی ادارہ	۵۶	۲۵
خلفائے محدثِ بریلوی	۱۵۶	۱۰۰
امام احمد رضا کی انشا پردازی	۱۳۶	۱۰۰
ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا۔ ایک تعارف	۵۶	۴۰
اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور علمائے کوٹلی	۶۴	۶۰
جدید طریقۂ نعت خوانی تعلیماتِ رضا کی روشنی میں	۱۶	۲۰
اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ	۸۰	۵۰
اشاریۂ سالنامہ معارفِ رضا ۱۹۸۱ء تا ۲۰۰۶ء	۶۴	۱۰۰
رضویات۔ نئے تحقیقی تناظر میں	۱۶۰	۱۵۰
اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی	۶۸۰	۴۰۰
دو مجدد اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۹۶	۶۰
لال قلعہ سے لال مسجد تک	۶۴	۵۰
تعلیمی افکارِ رضا پر تحقیق	۱۷۴	۱۵۰
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد بلوچستان میں	۶۴	۵۰
امام احمد رضا اور علم صوتیات	۶۴	۵۰
الامام أحمد رضا خاں وأثرہ فی الفقہ الحنفی	۴۰۰	۵۰۰
النثر الفنی	۱۶۵	۲۵۰
ثلاث رسائل فی التکافل الاجتماع	۱۵۰	۱۵۰
حیاۃ الامام أحمد رضا	۵۵	۷۰
EMBRYOLOGY	۵۵	۴۸
Hussam-Ul-Haramain	۱۵۵	۱۰۰